KHATM-E-NUBUWWAT

ہفت روزہ ختمِ نبوّت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّۃ کا ترجمان

قیمت ۷ روپے

جلد: ۲۷ | ۱۳تا۱۹/ جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۶تا۲۲/ جون ۲۰۰۸ء | شمارہ: ۲۳

ذِلت و رُسوائی
کا ذمّہ دار!
مِسٹر یا مُلا؟

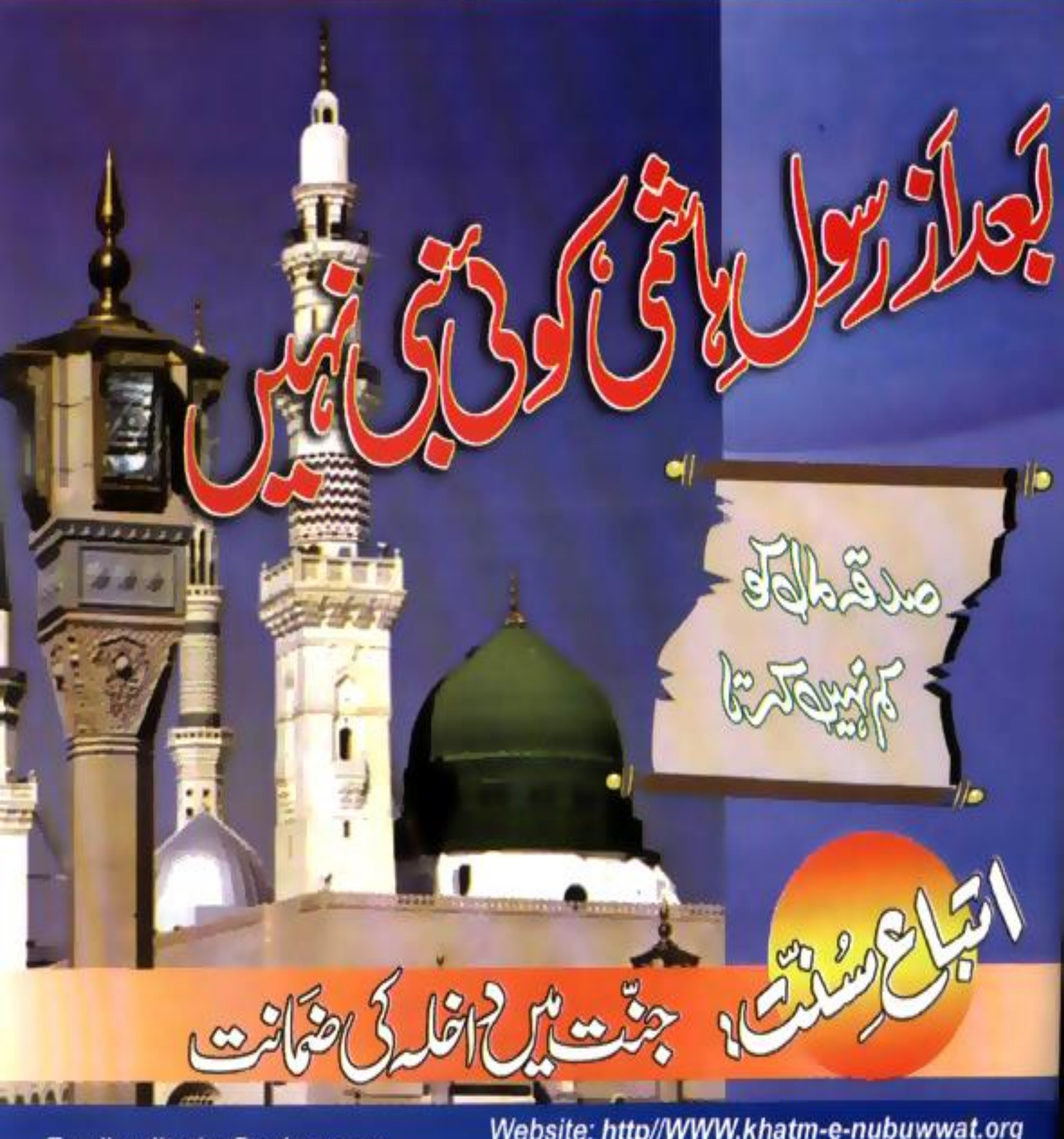

بعد از رسولِ ہاشمی کوئی نبی نہیں

صدقہ مال کو
کم نہیں کرتا

اتباعِ سُنّت، جنّت میں داخلہ کی ضمانت

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http//WWW.khatm-e-nubuwwat.org
http://WWW.khatm-e-nubuwwat.com

بیوی بچوں کا اہانت انگیز رویہ

شریف الدین خان، کراچی

س:...... آپ سے نہایت معذرت کے ساتھ اس سوال کا حتمی جواب مطلوب ہے کہ زندگی کے آخری حصہ میں بیوی بچوں کا رویہ باپ/شوہر کے ساتھ نہایت اہانت انگیز اور قابل نفرت کیوں ہوجاتا ہے؟ یوں محسوس ہوتا ہے کہ ماں سگی اور باپ سوتیلا ہو (اس کے ذرائع آمدنی مفقود ہوں پینشن بھی معمولی ہو) جبکہ وہ بچے/بچیاں ہوتے ہیں، ان کی تعلیم وتربیت، پوشاک اور شادیوں کے تمام مراحل باپ ہی ادا کرتا ہے، جوان ہوکر اعلیٰ تعلیم پاکر بیٹیاں/ بیٹے باپ سے دور کیوں ہوجاتے ہیں اور وہ ماں کے گرد اس طرح جمع ہوجاتے ہیں کہ گویا باپ عضو معطل ہو، کیا ایسی پوزیشن میں شوہر/باپ کو کنارہ کشی یا خودکشی کرلینی چاہئے؟ بسااوقات یوں محسوس ہوتا ہے جیسے شوہر/باپ گھر میں چلتی پھرتی لاش ہو، جس ذہنی کرب سے ایسا شوہر/ باپ گزر رہا ہو، اس کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

ج:...... اس کے کئی وجوہ ہوسکتے ہیں۔

۱:...... شوہر نے صحت وسلامتی اور جوانی میں بیوی، بچوں کے ساتھ شفقت کا نہیں شدت کا برتاؤ کیا ہو، ان کو حقیر ومکتر جانا ہو، ان کی توہین وتذلیل کی ہو، ان کو ستایا ہو تو جب ان کو موقع ملتا ہے وہ بدلے چکاتے ہیں۔

مولانا سعید احمد جلال پوری

۲:...... شوہر نے صرف دنیا اور دنیاوی آسائش کی طرف توجہ کی ہو، بیوی اور بچوں کی دینی اور مذہبی تربیت نہ کی ہو، اس لئے جب بچے بڑے اور بیوی شوہر کی قید سے آزاد ہوتی ہے تو وہ بھی اسی دنیا کی طرف چلے جاتے ہیں، کیونکہ ان کو صرف دنیا اور اس کے اسباب کی طرف توجہ کی تعلیم دی گئی ہے، وہ ماں باپ اور شوہر کے حقوق سے عاری ولاعلم ہوتے ہیں، ان کی یہ جہالت ولاعلمی رنگ لاتی ہے۔

۳:...... اگر بیوی اور بچوں کو صرف دنیا اور اس کے اسباب کی طرف متوجہ کیا گیا تو جب تک باپ یا شوہر ان اسباب کا ذریعہ تھے، گھر میں ان کی قدروقیمت تھی، جب وہ ریٹائر ہوگئے تو اس کی مثال گدھا گاڑی کے معذور گدھے سے زیادہ کچھ نہیں ہوتی، اس کا مالک بھی اس کی طرف توجہ نہیں کرتا، اس کی بلا سے وہ مرے یا جیئے، میرے مخدوم کچھ اس طرح کا معاملہ آپ کے ساتھ بھی ہے۔

لیکن آپ کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی بیوی اور اولاد کے ذریعہ اپنی غلطی کی اصلاح کی طرف متوجہ فرماکر آخرت کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ جوانی تو غفلت میں گزری اب بڑھاپا کم ازکم اس غفلت میں نہ گزرے، جس بیوی بچوں اور دنیا کے لئے زندگی ضائع کی تھی اب ان کا یہ حال ہے، تو ان بے وفاؤں سے کیا دل لگانا؟ اب اللہ کی طرف متوجہ ہوجانا چاہئے کہ وہ ہر موڑ پر کام آئیں گے۔ لہٰذا آپ یہ طے کرلیں کہ یہ جو کچھ ہورہا ہے اللہ کی جانب سے ہے اور میری غفلت دور کرنے اور مجھے اللہ اور آخرت کی طرف متوجہ کرنے کے لئے ہے، لہٰذا جو صورت حال پیش آئے اس پر صبر وشکر سے گزارہ کریں، اگر گھر والے اور بچے کچھ خدمت کریں، ان کا شکریہ! اگر نہ کریں تو ان پر ہمارا کوئی حق نہیں، اگر آپ اس طرح سمجھ لیں گے تو کسی سے شکایت نہیں ہوگی، اور نہ ہی خودکشی کا خیال آئے گا۔ لیکن بیوی اور بچوں کو سوچنا چاہئے کہ آج اگر وہ آپ کے ساتھ اس طرح کررہے ہیں تو اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے، وہاں دیر ہے اندھیر نہیں کل ان کے ساتھ اس سے بھی بدتر ہوگا۔

اس سے پہلے کہ ان کی اولاد اور ان کے متعلقین ان کے ساتھ ایسا سلوک کریں، اپنے باپ کو راضی کریں اور اس کے قدموں میں گر جائیں، ورنہ باپ کی ناراضگی میں اللہ کی ناراضگی ہے اور اللہ جس سے ناراض ہوجائیں اس کی دنیا آخرت برباد ہوجائے گی، یہ دنیا اور اس کے اسباب جس طرح اللہ دے سکتے ہیں، وہ چھین بھی سکتے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ ناراض ہوجائیں اور دنیا اور اس کے اسباب چھین لیں اور دنیا اور آخرت دونوں تباہ وبرباد ہوجائے۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

عبداللطیف طاہر

جلد:۲۷ — ۱۳تا۱۹/ جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۶تا۲۲/ جون ۲۰۰۸ء — شمارہ:۲۳

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

کمپوزنگ

محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

مولانا سید محمد انظر شاہ کشمیری کی رحلت	۴	اداریہ
ذلت ورسوائی کا ذمہ دار امسٹر یا مُلاّ ؟	۷	مولانا سعید احمد جلال پوری
اتباع سنت..... جنت میں داخلے کی ضمانت	۱۲	مولانا محمد اعجاز
بعد از رسول ہاشمی، کوئی نبی نہیں	۱۴	محمد اکرم عزیز
صدقہ مال کو کم نہیں کرتا	۱۶	امۃ اللہ تسنیم
سکون واطمینان کا نسخہ..... قناعت	۱۸	مولانا محمد یوسف
خبروں پر ایک نظر	۲۰	ادارہ
مولانا فضل الرحمٰن اور دوسرے علمائے کرام کا خطاب	۲۵	حافظ غلام اکبر ثاقب

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷

Hazori Bagh Road Multan

Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

مولانا سیّد محمد انظر شاہ کشمیریؒ کی رحلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

۱۹/ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۶/ اپریل ۲۰۰۸ء بروز ہفتہ محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد انور شاہ کشمیریؒ کے فرزند اور علمی جانشین اور دارالعلوم دیوبند وقف کے صدر مدرس و شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمد انظر شاہ کشمیری رحلت فرمائے عالم آخرت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا سیّد محمد انظر شاہ کشمیریؒ کی رحلت کی سب سے پہلی اطلاع جامعہ فاروقیہ شجاع آباد سے مولانا زبیر احمد صدیقی نے دی اور انہوں نے فرمایا کہ ہانگ کانگ سے برادرم مولانا محمد ارشد صاحب کا فون آیا ہے کہ حضرت مولانا کا انتقال ہوگیا ہے، اسی طرح کچھ دیر بعد دارالعلوم کراچی سے مولانا قاری عبدالملک صاحب نے فون پر اطلاع دی کہ جدہ سے مولانا قاری عبدالباسط نے مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کے سیکریٹری کو فون پر اطلاع دی ہے کہ حضرت شاہ صاحب کا انتقال ہوگیا ہے، کیا آپ کو ایسی کوئی اطلاع ہے؟ چونکہ راقم الحروف اس وقت کراچی سے باہر تھا، اس لئے عرض کیا کہ ایک موہوم سی اطلاع اور خبر آئی تو ہے، مگر ابھی تک اس کی تصدیق نہیں ہوسکی، تاہم اسی وقت دارالعلوم دیوبند کے ناظم تعلیمات استاذ حدیث اور جمعیت علماء ہند کے امیر حضرت مولانا سیّد محمد ارشد مدنی دامت برکاتہم سے رابطہ کرنے کی کوشش کی، مگر افسوس کہ رابطہ نہ ہوسکا۔ ازاں بعد دیگر ذرائع سے اس کی تصدیق ہوگئی کہ حضرت اس دنیا سے رحلت فرما کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے منہ موڑ گئے ہیں۔

شومیٔ قسمت کہ حضرت مولانا سیّد محمد انظر شاہ صاحبؒ سے براہ راست ملاقات کا شرف حاصل نہیں ہوسکا، تاہم ان کی باغ و بہار شخصیت اور تدریسی و علمی خدمات سے راقم الحروف نہ صرف آشنا ہے بلکہ ان کی عظمت کے نقوش دل پر ثبت ہیں۔

حضرت مولانا سیّد محمد انظر شاہ کشمیری قدس سرہ کی تحریریں پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت مرحوم ذہانت و ذکاوت میں اپنے والد ماجد کے عکس تھے اور وہ اردو نثر نگاری میں نہ صرف ماہر تھے بلکہ حروف، کلمات اور محاوروں سے کھیلنا جانتے تھے، ایسا لگتا ہے کہ علم و ادب ان کے گھر کی

لونڈی اور صحافت وتحریر ان کے زرخرید غلام ہیں، ان کے لکھنے کا انداز بتاتا ہے کہ وہ علم وتحقیق اور تحریر وانشاء کے بادشاہ تھے، وہ بولتے تو موتی رولتے تھے اور لکھتے تو حروف وکلمات ان کے سامنے پرا باندھے کھڑے نظر آتے تھے، وہ ایجاز واختصار کے ماہر اور بذلہ سنجی کے بادشاہ تھے۔

آں موصوف ”الولد سر لابیہ“ کی صحیح تعبیر اور اپنے والد ماجد کی سچی تصویر تھے، وہ اپنے اکابر واسلاف کے ذوق ومزاج کے انسان تھے، وہ علوم ظاہری کے علاوہ باطنی علوم اور سلوک واحسان سے خصوصی دلچسپی رکھتے تھے، ان کا اپنے والد ماجد کی طرح خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف سے روحانی تعلق تھا، ان کے والد ماجدؒ قیوم زماں حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی قدس سرہ، سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ سے بیعت تھے، تو آں موصوف بھی ان کے نقش قدم پر حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ صاحب قدس سرہ کے جانشین اور خانقاہ سراجیہ کے سرخیل خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف دامت برکاتہم کے خلیفہ مجاز تھے۔

اسی مناسبت سے آپ نقشبندی نسبت کے امین اور پاسبان تھے۔ شنید ہے کہ انہوں نے اپنے شیخ کی نسبت اپنے شیخ کے فرزندان! صاحبزادہ مولانا خلیل احمد صاحب مدظلہ اور صاحبزادہ مولانا رشید احمد صاحب مدظلہ کو لوٹاتے ہوئے ان کو نہ صرف اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا بلکہ پاکستان کے ایک سفر میں ان ہر دو صاحبزادگان کی دستار بندی کرا کے ان پر اظہار اعتماد کیا۔

حضرت مولانا سیّد محمد انظر شاہ کشمیری قدس سرہ ۲۸ سال تک دارالعلوم دیوبند میں تعلیمی وتدریسی خدمات انجام دیتے رہے، اور گزشتہ ۲۶ سال سے دارالعلوم دیوبند وقف سے وابستہ تھے اور تادم آخر وہ اسی ادارہ کے استاذ حدیث، صدر مدرس اور شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔

حضرت مولانا مرحوم بظاہر کوئی خاص بیمار نہ تھے، بلکہ مکمل صحت مند تھے، مگر اچانک وآنا فانا طبیعت بگڑی اور راہی عالم آخرت ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مرحوم کی کروٹ کروٹ مغفرت فرمائے ان کی کمی کوتاہیوں اور بشری کمزوریوں سے صرف نظر فرماتے ہوئے ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے، ان کے پسماندگان کی کفایت وکفالت فرمائے اور دارالعلوم دیوبند وقف کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

حضرت مولانا کی رحلت اور خصوصاً اس دور میں... جبکہ علم وفن اور ہنر وکمال کے حامل افراد کا ایک قحط ہے... بہت بڑا سانحہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کی رحلت کے بعد کسی آزمائش میں مبتلا نہ کرے اور ان کی برکات سے محروم نہ فرمائے۔ آمین۔

ادارہ ختم نبوت، اکابرین ختم نبوت خصوصاً خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ امیر مرکزیہ، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نائب امیر مرکزیہ، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا احمد میاں حمادی، صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا مفتی محمد بن جمیل، مولانا محمد اعجاز، محمد انور رانا اور حاجی عبداللطیف طاہر کے علاوہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے نائب مدیر صاحبزادہ سیّد سلیمان یوسف بنوری اور تمام اساتذہ کرام اس سانحہ کو اپنا ذاتی سانحہ تصور کرتے ہیں اور مرحوم کے متعلقین وپسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

درسِ حدیث

کھانے کے آداب و احکام

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

سرکہ کے بارے میں

اس حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے تکلف اور سادہ معاشرت بھی معلوم ہوئی کہ کھانے پینے میں متکلف نہیں تھے، جو کچھ وقت پر میسر آجاتا تناول فرمالیتے اور حمد و شکر بجالاتے، اس سے معلوم ہوا کہ کھانے پینے میں سادگی اور میانہ روی کو اختیار کرنا اور نفس کو لذائذ سے باز رکھنا اچھی بات ہے، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سرکہ بہت عمدہ سالن ہے، اگر کوئی شخص قسم کھالے کہ وہ سالن سے روٹی نہیں کھائے گا، پھر سرکہ کے ساتھ کھالے تو حانث ہوجائے گا اور اس کی قسم ٹوٹ جائے گی، ایک حدیث میں ہے کہ سرکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا سالن ہے، سرکہ کے منافع کتب طب میں بہت لکھے ہیں۔

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: بہت ہی اچھا سالن ہے سرکہ۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۶)

"حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا: کچھ نہیں! البتہ روٹی کے کچھ سوکھے ٹکڑے ہیں اور سرکہ ہے۔ فرمایا: وہی لاؤ! جس گھر میں سرکہ ہو وہ سالن سے خالی نہیں ہوتا۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۶)

تازہ کھجور کے ساتھ ملاکر تربوز کھانے کا بیان

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو تازہ کھجور کے ساتھ ملاکر تناول فرماتے تھے۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۶)

تربوز رَطب بارد ہے اور کھجور یابس ہے، دونوں کو ملانے سے اعتدال پیدا ہوجائے گا۔

"حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تازہ کھجور کے ساتھ ککڑی تناول فرمایا کرتے تھے۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۶)

ککڑی ٹھنڈی ہوتی ہے اور کھجور گرم، دونوں کے ملانے سے اعتدال پیدا ہوجاتا ہے، چنانچہ اس حدیث میں یہ اضافہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اس کی گرمی، اس کی سردی کو اور اس کی سردی اس کی گرمی کو ختم کردے گی۔ علاوہ ازیں ککڑی پھیکی ہوتی ہے، شیرینی کے لئے اس کو کھجور کے ساتھ ملاکر کھایا جاتا ہے۔

اونٹ کا پیشاب پینا

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ آئے، یہاں کی آب و ہوا ان کو موافق نہ آئی (ان کے رنگ زرد ہوگئے اور پیٹ پھول گئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ: باہر جنگل میں صدقے کے اونٹ چرتے ہیں، وہاں رہا کریں اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا کریں۔" (ترمذی، ج:۲، ص:۶)

امام مصنف رحمہ اللہ نے روایت کو مختصر کردیا ہے، آگے کا قصہ یہ ہے کہ یہ لوگ تندرست ہوگئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کردیا اور اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند صحابہ کرامؓ کو ان کے تعاقب میں بھیجا، یہ لوگ پکڑے گئے تو آپؐ نے ان پر محاربین کی سزا جاری فرمائی۔

اس جگہ مصنف امام رحمہ اللہ کا مدعا صرف اتنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان افراد کو اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پینے کا جو حکم فرمایا، اس کی توجیہ میں ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ کے دو مسلک ہیں:

امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کے نزدیک حلال جانوروں کا پیشاب ناپاک نہیں، اور ائمہ احناف میں امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ پس ان حضرات کے نزدیک چونکہ اونٹوں کا پیشاب پاک ہے، اس بنا پر ان لوگوں کے لئے یہ علاج تجویز فرمایا گیا۔

امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک اونٹوں کا پیشاب ناپاک ہے، مگر بطور علاج کے ان کو اس کی اجازت دی گئی، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ اس سے ان کو شفا ہوجائے گی۔

فقہائے احناف کے نزدیک کسی حرام اور ناپاک چیز کو بطور علاج استعمال کرنا دو شرطوں سے جائز ہے، ایک یہ کہ نیک، دین دار، مسلمان طبیب یہ تجویز کرے کہ اس ناپاک چیز کے بغیر اس مرض کا علاج نہیں۔ دوسرے یہ کہ اس چیز کے استعمال سے شفا کی توقع غالب ہے، کسی کافر طبیب کا قول معتبر نہیں، اسی طرح مسلمان طبیب جو حلال و حرام کی تمیز نہ کرتا ہو، اس کا قول بھی معتبر نہیں، اسی طرح جو شخص فنِ طب کا ماہر نہ ہو، اناڑی ہو عامی آدمی ہو، صرف اس کے کہنے سے ناپاک چیز کے ساتھ علاج کرنا درست نہیں، واللہ اعلم!

ذلت و رسوائی کا ذمہ دار! مسٹر یا مُلّا؟

مولانا سعید احمد جلالپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

روزنامہ نوائے وقت کے سنڈے میگزین ۲۷/اپریل ۲۰۰۸ء میں "ہماری ذلت و رسوائی کا سبب کیا ہے؟" کے عنوان سے جناب محمد اختر چشتی پسروری صاحب کا ایک کالم شائع ہوا ہے، جس کے مندرجات سے پریشان ہوکر ہومیو ڈاکٹر جناب حافظ اقبال مسعود صاحب سیالکوٹ نے راقم الحروف کو اپنے مکتوب کے ساتھ اس کی کٹنگ بھیج کر فرمائش کی ہے کہ اس کو بغور پڑھوں اور اس کا جواب لکھوں، جناب ڈاکٹر اقبال مسعود صاحب کا کہنا ہے کہ:

"آپ کے مضامین اکثر رسالہ ختم نبوت میں پڑھتا ہوں اور جس طرح اسلامی اقدار پر پڑنے والی ضرب کا آپ جواب دیتے ہیں، اس سے نہ صرف ہماری علمی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ ایمان کو بھی جلا ملتی ہے، گزشتہ ہفتے سیالکوٹ میں چھپنے والے نوائے وقت سنڈے میگزین میں ایک مضمون نظر سے گزرا، میرے دل دماغ نے اس مضمون سے قطعاً ناراضگی کا اظہار کیا، پتہ نہیں ایسا لگتا ہے کہ لکھنے والے نے انصاف نہیں کیا، میرا فوراً ذہن آپ کی طرف گیا، جناب کو اس لئے زحمت دی کہ اس کو بغور پڑھیں، اگر لکھنے والے نے انصاف کیا ہے تو ٹھیک! ورنہ اس کا جواب ضرور لکھیے گا، اور مہربانی سے اس کا جواب جب لکھیں تو مجھے بھی آگاہ کریں، تاکہ میں اپنی اصلاح کرلوں۔"

راقم الحروف نہ تو ڈاکٹر اقبال مسعود صاحب سے واقف ہے اور نہ ہی جناب محمد اختر چشتی پسروری سے، تاہم ڈاکٹر صاحب کے خط سے ان کی سلامتی فکر اور جناب محمد اختر چشتی صاحب کی تحریر سے ان کی بیمار ذہنیت اور علماء دشمنی کا اندازہ ہوتا ہے۔

جناب محمد اختر چشتی صاحب کے نام کے ساتھ "چشتی" کے لاحقے سے اول وہلہ میں دل و دماغ میں یہی تصور ابھرتا ہے کہ موصوف بھی حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہ کی فکر و فلسفہ یا ان کے سلسلہ سلوک و احسان سے متعلق یا متاثر ہوں گے، مگر افسوس! کہ ان کی تحریر و کالم پڑھتے ہی یہ احساس و تاثر یکسر کافور ہوجاتا ہے، بلکہ ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے یہ لاحقہ بھی کسی خاص مصلحت یا حکمت کے تحت لگایا ہے، عین ممکن ہے کہ وہ دین، مذہب، مسجد، مُلّا، مولوی اور اہل دین کی توہین و تنقیص یا ان سے نفرت و بیزاری کے زہر کو "چشتی" نسبت کے غلاف میں لپیٹ کر سادہ لوح مسلمانوں اور عام انسانوں کے دل و دماغ میں اتارنا چاہتے ہوں؟

بہرحال کچھ بھی ہو، موصوف کا مضمون پڑھنے کے بعد ہر وہ مسلمان جس کو دین و مذہب، مسجد و مدرسہ اور مُلّا و مولوی سے ذرہ بھر تعلق، یا سلامتی فکر سے کچھ بھی علاقہ ہو، وہ یہی سمجھے گا کہ موصوف نے مدارس، مساجد اور علماء کے ساتھ نہ صرف یہ کہ انصاف نہیں کیا، بلکہ ان کی بے جا مخالفت کرکے حق و انصاف کا خون اور اپنے بغض باطن کا اظہار کیا ہے۔ ذیل میں ہم چشتی صاحب کے کالم کے مندرجات کی روشنی میں ان کی فکر و فلسفہ پیش کرنے کی کوشش کرنا چاہیں گے:

ا:..... "چشتی" صاحب دین، اہل دین، مساجد، مدارس اور علماء مخالفت میں ایسے حواس باختہ ہوئے کہ وہ اپنے مضمون کی ابتدا علامہ اقبال کے اس شعر سے کر بیٹھے، جس میں علامہ صاحب نے "چشتی" صاحب کے موقف کے برعکس صوفی و مُلّا کی خدمات کو سلام عقیدت پیش کیا ہے، ملاحظہ ہو:

"علامہ اقبال کا ایک فارسی شعر ہے:

سلام از ما صوفی و مُلّا سلام
کہ پیغام خدا گفتند مارا

علامہ اقبال اس شعر میں فرماتے ہیں کہ: میں صوفی و مُلّا کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے خدا کا پیغام ہم تک پہنچایا ہے۔"

بلاشبہ علامہ اقبال نے اپنے اس شعر میں صوفی و مُلّا کی خدمات کو جس خوبصورت انداز میں خراج عقیدت پیش کیا ہے وہ اپنی جگہ ایک بے مثال حقیقت ہے، اس لئے کہ امت مسلمہ تک اللہ کا پیغام پہنچانے اور امت کے دین و ایمان کی حفاظت کا ذریعہ صرف اور صرف یہی صوفی و مُلّا رہا ہے، اگر خدانخواستہ یہ نہ

ہوتے یا ان کو بیچ سے نکال دیا جائے تو امت کا اللہ، رسول سے جیسا کچھ ربط و تعلق ہے، شاید وہ بھی نہ رہتا۔ لکھنے کو تو جناب چشتی صاحب نے علامہ اقبال کا یہ شعر لکھ دیا، مگر غالباً اس کے فوراً بعد ان کو اپنی غلطی کا احساس ہوگیا کہ میں نے یہ کیا لکھ دیا؟ کیونکہ اس سے تو میں نے علامہ کی زبانی صوفی و مُلّا کی عظمت و برتری کا اظہار و اعلان کردیا ہے۔

چونکہ چشتی صاحب کو مُلّا و صوفی سے خدا واسطے کا بغض و عناد تھا، اس لئے علامہ اقبال مرحوم کے اس اعتراف حقیقت کو بنیاد بناتے ہوئے انہوں نے صوفی و مُلّا کے ساتھ ساتھ بیچارے علامہ اقبال مرحوم کو بھی آڑے ہاتھوں لے لیا، اور انہیں بھی اپنی تنقید کے نشانہ پر رکھ لیا، چنانچہ فرماتے ہیں:

"لیکن اس کی تشریح سے انہوں نے خدا جبرئیل اور محمد مصطفیؐ کو حیرت میں ڈال دیا ہے اور تینوں حیران ہیں کہ یہ ہم نے کب کہا تھا؟"

ماشاء اللہ... چشتی صاحب نے اس اعتراف حقیقت کی پاداش میں علامہ اقبال کی کس خوبصورتی اور سلیقہ مندی سے خبر لی ہے؟ اور ان کی کیسی عمدہ درگت بنائی ہے؟ چنانچہ اس بیچارے کو اللہ، رسول اور جبرئیل کی مخالفت کے بدترین تمغہ سے سرفراز فرمادیا۔

چشتی صاحب کے "فلسفیانہ" کالم اور "بلیغ عارفانہ کلام" کا معنی و مفہوم سمجھنے کے لئے، پہلے تو ہم نے خود اس کو متعدد بار پڑھا، اس کے بعد کئی ایک اہل قلم سے اس کی مراد سمجھنے میں معاونت چاہی، تو سب نے یہی فرمایا کہ علامہ اقبال مرحوم کا یہی شعر اور اعتراف حقیقت ہی چشتی صاحب کی آنکھ کا کانٹا ہے، جس کی بنا پر علامہ اقبالؒ صوفی و مُلّا کے ساتھ چشتی صاحب کے مجرموں کی فہرست میں شامل ہوگئے ہیں، تاہم اگر بالفرض خدانخواستہ چشتی صاحب کے "مافوق الفطرت" کالم کا معنی و مفہوم سمجھنے میں ہم سے غلطی ہوئی ہے یا ہم نے ان کی مراد سمجھنے میں لغزش کھائی ہے تو ہم درخواست کریں گے کہ آں موصوف اپنے دوسرے قارئین کے ساتھ ساتھ اگر اس جاہل مطلق کی بھی اصلاح فرمادیں تو بے حد عنایت ہوگی۔

چشتی صاحب! اگر بُرا نہ منائیں تو ہم عرض کریں گے کہ ان کی جانب سے علامہ اقبال مرحوم کے اس بے غبار شعر کی یہ خوبصورت تشریح: "کہیں کی اینٹ اور کہیں کا روڑا، بھان متی نے کنبہ جوڑا" سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

۲:..... چشتی صاحب مزید لکھتے ہیں:

"اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں عربی کے اعلیٰ تعلیم یافتہ علماء حضرات اور مذہبی اسکالروں کی تعداد بہت کم ہے جو پورے ملک کی بڑی بڑی مساجد اور دینی اداروں میں خدمات انجام دے رہے ہیں، لیکن شہر و دیہات کی لاکھوں مساجد میں ۸۰ فیصد امام مسجد اور مؤذن حضرات کم پڑھے لکھے اور روایتی مُلّا ہی پوری قوم کی مذہبی رہنمائی کررہے ہیں۔ علامہ اقبال کا اشارہ انہی لوگوں کی طرف ہے، جو صرف ناظرہ قرآن کریم یا حفظ کرنے کے علاوہ چند احادیث یاد کرکے ملک کے بے شمار بچوں کو اسلامی تعلیم دے رہے ہیں۔"

موصوف چشتی صاحب کی اس عبارت سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ اس "عالمانہ" تشریح و تفسیر کو علامہ اقبال مرحوم کے کھاتے میں ڈالنا چاہتے ہیں، اسی لئے وہ وضاحت کناں ہیں کہ: "علامہ کا اشارہ انہی لوگوں کی طرف ہے۔" سوال یہ ہے کہ علامہ نے یہ تشریح کہاں فرمائی ہے؟ یا علامہ کا یہ اشارہ ان کے مذکورہ بالا شعر کے کس لفظ سے ماخوذ یا مترشح ہے؟؟ فاتوا برھانکم ان کنتم صادقین!"

۳:..... جناب چشتی صاحب قوم و ملک کی ذلت و رسوائی کے اسباب بیان کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں:

"پاکستان میں چار پانچ اضلاع اٹک، میانوالی، سرگودھا، فیصل آباد، جھنگ اور ملتان وغیرہ میں صرف روایتی مولوی تیار کئے جاتے ہیں، جو سارے ملک کی مساجد میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں، آپ جس مسجد کے مولوی یا خطیب کے متعلق معلوم کریں گے تو ان میں سے اکثر مولوی حضرات کا تعلق انہی اضلاع میں سے کسی ایک سے ہوگا، کیونکہ ان لوگوں کا دین سے تعلق کم اور روزگار سے زیادہ ہوتا ہے، ان کا نقطۂ نظر صرف یہی ہوتا ہے کہ مدرسہ سے نکل کر دوسرے شہروں یا دیہات میں جاکر کسی نہ کسی مسجد میں امامت سنبھالنا یا کم از کم مؤذن کے طور پر اپنے کام کی ابتدا کرنا ہے، جو بعد ازاں موقع ملنے پر وہ امام مسجد کے مرتبہ تک پہنچ جاتے ہیں، اس طرح یہ لوگ اپنی اپنی مسجد میں بچوں کو دینی تعلیم دینا شروع کردیتے ہیں۔"

اگر چشتی صاحب صوفی، مُلّا، مولوی، مسجد و مدرسہ کی مخالفت میں حواس باختہ نہیں ہوئے تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ دینی مدارس و مکاتب کا سلسلہ صرف ان چند اضلاع تک محدود نہیں، بلکہ بحمد اللہ! پورے پاکستان کے ہر شہر، قصبہ، دیہات اور قریہ قریہ تک پھیلا ہوا ہے، کیا سرحد، بلوچستان اور سندھ میں دینی مدارس و مکاتب کا جال بچھا ہوا نہیں؟ کیا ملک بھر میں سرحد کے علماء کی کثرت نہیں؟ کیا بلوچستان میں دینی فضا اور دین داری کا بول بالا نہیں؟ کیا سندھ دین

اور دینی مدارس و مکاتب سے خالی ہے؟ کیا کراچی، حیدر آباد، نواب شاہ، لاڑکانہ، شکار پور، سکھر، ٹھٹھہ، سجاول، ٹنڈوالہ یار وغیرہ میں دینی مدارس قوم کو روحانی غذا مہیا نہیں کررہے؟ کیا مظفر گڑھ، علی پور، لیہ، کوٹ ادو، ڈیرہ غازی خان، تونسہ، ڈیرہ اسماعیل خان، بہاول پور، بہاول نگر، خانیوال، رحیم یار خان، صادق آباد، وہاڑی، گوجرانوالہ، لاہور، گجرات، کوئٹہ، سبی، مستونگ، خضدار، پنج گور، تربت، چمن، اکوڑہ خٹک، پشاور، مانسہرہ، بنوں، کوہاٹ، سوات، مردان میں دینی مدارس نہیں ہیں؟ کیا ہزارہ، مانسہرہ، اوگی، بٹگرام اور آزاد کشمیر کے اضلاع اس سعادت سے محروم ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو اس ”گوہرافشانی“ کا کیا معنی؟

دوم:...... آپ کا یہ ارشاد کہ ”ان لوگوں کا دین سے تعلق کم اور روزگار سے زیادہ ہوتا ہے“ کیا یہ ان دین دار اور مخلصین پر کھلی تہمت وافترا نہیں؟ کیا آپ نے ان مخلصین کے دلوں میں جھانک کر دیکھا ہے کہ یہ لوگ دنیا کے لئے دین پڑھتے ہیں؟ کیا آپ نے حدیث نبوی ”ھلا شققت قلبه“... کیا آپ نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا؟... کی مخالفت نہیں کی؟ کیا آپ نے دین پڑھنے والے مخلصین اور دین دار گھرانوں اور مسلم والدین کی توہین وتضحیک نہیں کی؟ کیا آپ نے اس سے دین دشمنوں کے موقف کی تائید نہیں کی؟ کیا آپ نے قرآن وحدیث پڑھنے والوں کی حوصلہ شکنی نہیں کی؟ کیا آپ نے دینی مدارس ومکاتب میں قوت لایموت پر گزارہ کرکے امت تک دینی اور قرآنی تعلیم پہنچانے والوں کی پیٹھ میں چھرا نہیں گھونپا؟

چشتی صاحب! آپ کے نام سے تو یہی محسوس ہوتا ہے کہ خیر سے آپ بھی مسلمان ہیں اور آپ کا تعلق بھی کسی مسلمان گھرانے سے ہے، مگر گستاخی معاف! آپ کی تحریر سے ایسا لگتا ہے کہ آپ اپنے مستشرق اساتذہ اور ملحد ماحول سے اس قدر متاثر ہیں کہ آپ کو دین، دینی مدارس، مساجد، مُلاّ، مولوی اور صوفی سے چڑ سی ہوگئی ہے اور آپ ان کی توہین و تنقیص کا کوئی موقع ضائع کرنا نہیں چاہتے، اگر آپ خدا کا پیغام خدا کی مخلوق تک یا علوم نبوت امت تک خود نہیں پہنچا سکتے اور آپ کی معاشی و معاشرتی مجبوریاں اس کی اجازت نہیں دیتیں تو کم از کم ایسے لوگ جو سب کچھ داؤ پر لگا کر اللہ کا پیغام، اللہ کی مخلوق تک پہنچانے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں، ان کی مخالفت یا کم از کم حوصلہ شکنی تو نہ کریں۔

سوم:...... آپ جن مدارس و مکاتب اور روایتی مولویوں کی توہین و تنقیص اور ان کی قدر و منزلت گھٹانے کے درپے ہیں، آپ کو شاید اس کا اندازہ نہ ہو کہ انہی روایتی مولویوں کی برکت سے امت کا اسلام سے رشتہ و رابطہ استوار ہے، آپ جیسے لکھے پڑھے روشن خیال اور اعلیٰ دماغ اسکالروں کو تو شاید کبھی دور افتادہ دیہاتوں اور پسماندہ بستیوں میں جانے کا موقع ہی نہ ملا ہو، اور شاید آپ کی بھاری بھر کم ذمہ داریاں اس کی اجازت بھی نہ دیں اور یقیناً آپ کو اس کی ضرورت بھی نہ ہوگی۔

مگر جہاں غربت وافلاس، جہالت و ناخواندگی کا عفریت منہ کھولے کھڑا ہو، جہاں دنیا جہان کی این جی اوز اور غیر مسلم مشنریاں مختلف انداز، حیلوں اور بہانوں سے مسلمانوں کے دین و مذہب، ایمان و اسلام پر حملہ آور ہوں، وہاں یہی روایتی مُلاّ ہی ان کے مقابلہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑا ہے، اور امت کے دین وایمان کی ڈوبتی کشتی کا پاسبان ہے، اگر یہ مُلاّ نہ ہوتا تو کب کی امت دین و ایمان، مذہب و ملت اور اسلامی اخلاق و تہذیب کو خیرباد کہہ چکی ہوتی! چشتی صاحب! کبھی آپ نے سندھ، بلوچستان، سرحد اور پنجاب کے دور افتادہ اور پسماندہ دیہاتیوں کے دین و مذہب کی خبر لی؟ یا کبھی ان کے ایمان و اخلاق بچانے کے لئے کسی سوچ و فکر کی زحمت گوارا کی؟

جناب چشتی صاحب! شاید ہماری بات آپ کو سمجھ نہ آئے اور آئے گی بھی نہیں، کیونکہ آپ ہمیں بھی انہیں روایتی مولویوں کی جماعت کا رکن یا ترجمان سمجھیں گے، لہٰذا اس کے لئے ایک خالص دنیاوی تعلیم یافتہ اور سی ایس پی افسر کی شہادت سنئے اور اندازہ لگایئے کہ اس روایتی مُلاّ یا معمولی لکھے پڑھے کی خدمات کی کیا اہمیت ہے؟ لیجئے پڑھیئے اور سر دھنیئے!

”برہام پور گنجم، سنگلاخ پہاڑوں اور خاردار جنگل میں گھرا ہوا ایک گاؤں تھا، جس میں مسلمانوں کے بیس پچیس گھرانے آباد تھے۔ ان کی معاشرت ہندوانہ اثرات میں اس درجہ ڈوبی ہوئی تھی کہ رمیش علی، صفدر پانڈے، محمود مختی، کلثوم دیوی اور بھاوئی جیسے نام رکھنے کا رواج عام تھا، گاؤں میں ایک نہایت مختصر کچی مسجد تھی، جس کے دروازے پر اکثر تالا پڑا رہتا تھا، جمعرات کی شام دروازے کے باہر ایک مٹی کا دیا جلا دیا جاتا تھا، کچھ لوگ نہا دھو کر آتے تھے اور مسجد کے تالے کو چوم کر ہفتہ بھر کے لئے اپنے دینی فرائض سے سبکدوش ہو جاتے تھے۔

ہر دوسرے تیسرے مہینے ایک مولوی صاحب اس گاؤں میں آکر ایک دو روز کے لئے مسجد آباد کر جایا کرتے تھے، اس دوران میں اگر کوئی شخص وفات پا گیا ہوتا، تو مولوی صاحب اس کی قبر پر جا کر فاتحہ پڑھتے تھے، بیماروں کو تعویذ لکھ دیتے تھے اور اپنے اگلے دورے تک جانور ذبح کرنے کے لئے چند چھریوں پر تکبیر پڑھ جاتے تھے، اس طرح مولوی صاحب کی

برکت سے گاؤں والوں کا دین اسلام کے ساتھ ایک کچا سا رشتہ بندھا رہتا تھا۔

برہام پور گنجم کے اس گاؤں کو دیکھ کر زندگی میں پہلی بار میرے دل میں مسجد کے مُلّا کی عظمت کا کچھ احساس پیدا ہوا، ایک زمانے میں مُلّا اور مولوی کے القاب علم و فضل کی علامت ہوا کرتے تھے، لیکن سرکار انگلشیہ کی عمل داری میں جیسے جیسے ہماری تعلیم اور ثقافت پر مغربی اقدار کا رنگ و روغن چڑھتا گیا، اسی رفتار سے مُلّا اور مولوی کا تقدس بھی پامال ہوتا گیا، رفتہ رفتہ نوبت بایں جارسید کہ یہ دونوں تعظیمی اور تکریمی الفاظ تضحیک وتحقیر کے ترکش کے تیر بن گئے، داڑھی والے ٹھوٹھ اور ناخواندہ لوگوں کو مذاق ہی مذاق میں مُلّا کا لقب ملنے لگا، کالجوں یونیورسٹیوں اور دفتروں میں کوٹ پتلون پہنے بغیر دینی رجحان رکھنے والوں کو طنز وتشنیع کے طور پر مولوی کہا جاتا تھا، مسجد کے اماموں پر جمعراتی، شبراتی، عیدی، بقرعیدی، اور فاتحہ درود پڑھ کر روٹیاں توڑنے والے قل اعوذیئے مُلّاؤں کی پھبتیاں کسی جانے لگیں، لو سے جھلس جانے والی گرم دوپہروں میں خس کی ٹٹیاں لگا کر پنکھوں (یہ ایئرکولر اور ایئرکنڈیشنر کے عام ہونے سے پہلے کی بات ہے) کے نیچے بیٹھنے والے یہ بھول گئے کہ محلے کی مسجد میں ظہر کی اذان ہر روز عین وقت پر اپنے آپ کس طرح ہوتی رہتی ہے؟ کڑکڑاتے جاڑے میں نرم وگرم لحافوں میں لپٹے ہوئے اجسام کو اس بات پر کبھی حیرت نہیں ہوئی کہ اتنی صبح منہ اندھیرے اٹھ کر فجر کی اذان اس قدر پابندی سے کون دے جاتا ہے؟ دن ہو یا رات، آندھی ہو یا طوفان، امن ہو یا فساد، دور ہو یا نزدیک، ہر زمانے میں شہر شہر، گلی گلی، قریہ قریہ، چھوٹی بڑی کچی مسجدیں اسی ایک مُلّا کے دم سے آباد تھیں، جو خیرات کے ٹکڑوں پر مدرسے میں پڑھا تھا اور دربدر کی ٹھوکریں کھا کر، گھر بار سے دور کہیں اللہ کے گھر میں سر چھپا کر بیٹھ رہا تھا، اس کی پشت پر نہ کوئی تنظیم تھی، نہ کوئی فنڈ تھا، نہ کوئی تحریک تھی، اپنوں کی بے اعتنائی، بیگانوں کی مخاصمت، ماحول کی بے حسی اور معاشرے کی کج ادائی کے باوجود اس نے نہ اپنی وضع قطع کو بدلا اور نہ اپنے لباس کی مخصوص وردی کو چھوڑا، اپنی استطاعت اور دوسرے کی توفیق کے مطابق اس نے کہیں دین کی شمع، کہیں دین کا شعلہ، کہیں دین کی چنگاری کو روشن رکھا، برہام پور گنجم کے گاؤں کی طرح جہاں دین کی چنگاری بھی گل ہو چکی تھی، مُلّا نے اس کی راکھ ہی کو سمیٹ کر باد مخالف کے جھونکوں میں اُڑ جانے سے محفوظ رکھا، یہ مُلّا کا ہی فیض تھا کہ کہیں کام کے مسلمان، کہیں نام کے مسلمان، کہیں محض نصف مسلمان ثابت وسالم برقرار رہے اور جب سیاسی میدان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان آبادی کے اعداد و شمار کی جنگ ہوئی تو ان سب کا اندراج مردم شماری کے صحیح کالم میں موجود تھا، برصغیر کے مسلمان عموماً اور پاکستان کے مسلمان خصوصاً مُلّا کے اس احسان عظیم سے کسی طرح سبکدوش نہیں ہو سکتے، جس نے کسی نہ کسی طرح، کسی نہ کسی حد تک ان کے تشخص کی بنیاد کو ہر دور اور ہر زمانے میں قائم رکھا۔“

(شہاب نامہ، ص:۲۴۰،۲۴۱)

چہارم:...... آنجناب فرماتے ہیں کہ اٹک، میانوالی، سرگودھا، فیصل آباد، جھنگ اور ملتان میں صرف روایتی مولوی تیار کئے جاتے ہیں، جناب چشتی صاحب! میں نہیں سمجھتا کہ آنجناب نے یہ مضمون ہوش وحواس میں لکھا ہے؟ ممکن ہے آپ نے کسی کے کہنے یا سنی سنائی معلومات پر قلم اٹھایا ہو، ورنہ جو آدمی پنجاب کے ایک مشہور شہر پسرور میں رہتا ہو، یقین نہیں آتا کہ وہ ان علاقوں کی دینی فضا، دینی مدارس سے اس قدر لا علم و جاہل ہو؟ کیا ہم جناب چشتی صاحب سے پوچھ سکتے ہیں کہ جامعہ امدادیہ، دارالعلوم فیصل آباد، جامعہ عبیدیہ، دارالقرآن فیصل آباد، ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد، مدرسہ فتح العلوم چنیوٹ، مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر، جامعہ محمودیہ جھنگ، دارالعلوم جھنگ، جامعہ عثمانیہ شورکوٹ، جامعہ خیرالمدارس، جامعہ قاسم العلوم، دارالعلوم رحیمیہ ملتان، جامعہ عمر بن خطاب، جامعہ فاروقیہ شجاع آباد، دارالعلوم کبیر والا، جامعہ قادریہ حنفیہ ملتان، جامعہ مفتاح العلوم، مدرسہ سراج العلوم سرگودھا، جامعہ حقانیہ ساہیوال، سرگودھا وغیرہ، دارالارشاد اٹک، اشاعت القرآن حضرو، مدرسہ خانقاہ سراجیہ میانوالی، جامعہ قادریہ بکھر بھی روایتی مدارس ہیں؟ اور ان میں روایتی مولوی بنائے جاتے ہیں؟ جہاں کی اکثریت میں دورۂ حدیث کے علاوہ تخصصات بھی کرائے جاتے ہیں۔

چشتی صاحب کچھ تو خدا کا خوف کریں! مدارس، مساجد اور مُلّا ومولوی اور صوفی کی مخالفت میں حقائق سے اغماض نہ کریں اور یہ بات ذہن میں رکھیں کہ یہ دین اللہ کا باغ ہے اور اس باغ کا مالک کائنات کا مالک ہے، وہ جس طرح باغ لگانا جانتا ہے، اسی طرح

س کی حفاظت وصیانت اور اس کے لئے رجال کار پیدا کرنا اور ان کو اپنے اس عظیم کام کے لئے منتخب کرنا بھی جانتا ہے، میری اور آپ کی مخالفت سے نہ صرف یہ کہ یہ چراغ نہیں بجھے گا، بلکہ انشاء اللہ مدہم بھی نہیں ہوگا، کیونکہ ارشاد الٰہی ہے: ''یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون''

۴:...... جناب چشتی صاحب دین، دینی تعلیم اور علوم نبوت حاصل کرنے والوں کی توہین وتخفیف کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

''ہمارے دیہات اور شہروں میں کم آمدنی والے لوگ اسکول کی بھاری فیس اور بچے کے وزن سے زیادہ وزنی کتابوں کا بوجھ نہ اٹھا سکنے کی وجہ سے اپنے بچوں کو مسجد میں دینی تعلیم کے لئے بھیج دیتے ہیں، ستم کی بات یہ ہے کہ ہمارے معاشرے کے بعض کھاتے پیتے لوگ بھی اس قدر مذہبی ہوتے ہیں کہ وہ بھی اپنے بچوں کو چار چھ جماعتوں تک اسکول میں پڑھانے کے بعد دینی تعلیم کے لئے مسجد میں ڈال دیتے ہیں، جہاں پر مسجد اور مدرسہ کے مولوی حضرات کا کسی دوسرے بڑے تعلیمی ادارے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی سرکاری یا غیر سرکاری ادارہ اسے باقاعدہ کنٹرول کرتا ہے۔''

جناب چشتی صاحب! نے اس پیراگراف میں بیک جنبش قلم کئی ایک ایسے ارشادات فرمائے ہیں، جن کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں، مثلاً: ''ان مدارس میں کم آمدنی والے اور غریب ونادار، حضرات کے بچے پڑھتے ہیں یا جو اسکول کی فیس نہیں برداشت کرسکتے وہی اپنے بچوں کو مساجد ومدارس میں بھیجتے ہیں اور زیادہ تر دیہات کے لوگ ہی اس طرف توجہ کرتے ہیں۔''

اے کاش! کہ چشتی صاحب نے کبھی کسی مدرسہ کی زیارت کی ہوتی؟ یا انہوں نے کسی مدرسہ کے طلبہ کا سروے کیا ہوتا، تو ان کو معلوم ہوتا کہ ان مدارس میں کون لوگ پڑھتے ہیں؟ اور ان کی مالی حالت کیا ہے؟ یا ان کے والدین اپنے بچوں کو کس وجہ سے پڑھاتے ہیں؟ اور وہ معاشی اعتبار سے مفلوک ہیں؟ یا خوشحال؟ وہ اسکولوں کی فیس دے سکتے تھے یا نہیں؟

چشتی صاحب! اگر آپ اپنے راحت کدہ سے نکل کر کسی دینی مدرسہ میں جانے کی زحمت گوارہ کرلیتے تو آپ کو اندازہ ہوتا کہ ان دینی مدارس میں جہاں غربا اور فقرا کے بچے پڑھتے ہیں، وہاں کثیر تعداد، ان طلبہ کی بھی ہے، جو خیر سے کروڑ نہیں ارب پتی ہیں، اور وہ نہ صرف مدرسہ کے مطبخ سے کھانا نہیں کھاتے، بلکہ وہ لاکھوں روپے کے فنڈ مدرسہ میں دے کر دینی تعلیم کی اشاعت وترویج کی سعادت بھی حاصل کرتے ہیں۔

چشتی صاحب! امریکا، افریقہ، برطانیہ، فرانس، اٹلی، جرمنی، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، انڈونیشیا، ملائیشیا وغیرہ کے طلبہ معاشی مجبوری کے لئے نہیں، دینی تعلیم کے شوق سے دینی مدارس میں پڑھنے آتے ہیں۔ چلئے! اگر کوئی محروم القسمت مال دار اپنے بچوں کو دین نہیں پڑھاتا یا آپ کی طرح اس کو مدارس میں دینی تعلیم حاصل کرنے میں عار محسوس ہوتی ہے تو آپ ہی بتلائیں اس میں ملا، مولوی، صوفی، مسجد ومدرسہ یا دین کا کیا قصور ہے؟

چشتی صاحب! اگر آپ نے حدیث پڑھی ہوتی تو آپ کو اندازہ ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہنے والے بھی زیادہ تر غربا وہ فقراء ہی تھے، کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہنے والوں کو بھی آپ یہ طعنہ دیں گے کہ وہ معاشی مسائل سے مجبور ہوکر کفر سے ایمان کی طرف آئے تھے؟ کیا آپ ان کے بارہ میں بھی یہ ریمارکس دیں گے کہ: ''ان لوگوں کا دین سے تعلق کم اور روزگار سے زیادہ تھا؟'' اگر مدرسہ صفہ میں پڑھنے اور رہنے والے محض دین ومذہب کی خاطر پڑھتے تھے اور ان کا یہ کارنامہ لائق تقلید تھا، تو آج چودہ سو سال بعد ان کے نقش قدم پر چلنے والے اور مادہ پرست دنیا اور ہوا و ہوس کو خیر باد کہہ کر اپنے ''روشن'' مستقبل کو'' تاریک'' کرنے والے فرزانے بھی لائق ملامت نہیں بلکہ باعث صد تبریک ہیں۔

اسی طرح آپ کا یہ ارشاد بھی سراسر غلط اور مضحکہ خیز ہے کہ ''ان روایتی مدارس کا کسی بڑے تعلیمی ادارے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، اور ان کو سرکاری وغیر سرکاری کوئی ادارہ باقاعدہ کنٹرول نہیں کرتا'' اس لئے کہ پاکستان بھر کے دینی مدارس مکاتب اور جامعات کا حسب مسلک اپنا اپنا ایک وفاق ہے اور وہ تمام مدارس اس کے ساتھ ملحق ہیں اور ان کی تعلیمی نگرانی اور دیکھ بھال کا باقاعدہ نظام ہے، ان کے سالانہ امتحان ہوتے ہیں، ان کے پرچے بنتے ہیں ان کے ممتحن ہوتے ہیں اور حسب استعداد وصلاحیت کامیاب ہونے والوں کی درجہ بندی کے اعتبار سے سند جاری کی جاتی ہے اور ناکام ہونے والوں کا محاسبہ کیا جاتا ہے، چنانچہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، تنظیم المدارس، اتحاد المدارس، وفاق المدارس سلفیہ وغیرہ نام کے دینی مدارس کے متعدد وفاق سرگرم عمل ہیں اور ان سب کا ایک متحدہ وفاق ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ'' کے نام سے بھی ہے، جو ملک بھر کے مختلف مدارس کے اہم مسائل کے حل کے لئے سرگرم عمل ہے۔

(جاری ہے)

مولانا محمد اعجاز

اتباع سنت

جنت میں داخلہ کی ضمانت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

خالق کائنات نے انسان کو وجود بخشا' تمام مخلوقات میں اسے اشرف المخلوق بنایا' انسان کو انسانیت اور تہذیب سکھانے کی غرض سے عالم دنیا میں نبیوں اور رسولوں کی بعثت کا سلسلہ قائم فرمایا۔ ان برگزیدہ ہستیوں کے ذریعے انسانوں تک ہدایت کا پیغام پہنچایا اور ان کے ذریعے اپنا فرمان بنی نوع انسان کو بھیجا۔

ہر نبی نے اپنی قوم اور امت کو اللہ کی وحدانیت کا درس دیا' صراط مستقیم اور راہ ہدایت سے روشناس کرایا۔ نبی کی بات ماننے والوں کو جنت کی بشارت اور نہ ماننے والوں کو عذاب الیم سے ڈرایا۔ انسانیت کا پھیلاؤ اور انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا یہ سلسلہ چلتا رہا' یہاں تک کہ سید الاولین والآخرین' امام الانبیاء' خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے سلسلہ نبوت اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس امت کو انسانیت' تہذیب' شائستگی سکھانے اور اپنی بندگی کے آداب سمجھانے کی غرض سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم نبوت کے تاج سے سرفراز فرمایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب کو خاتم الکتب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو خاتم الامم قرار دیا۔

خداوند قدوس نے اپنے پیغام کو براہ راست بندوں پر نازل نہیں کیا' بلکہ پیغام وفرمان کے ساتھ اس کو سمجھانے والا' اس پر عمل کرکے دکھلانے والا بھی بھیجا' کیونکہ پیغام الٰہی کو سمجھنا اور اس سے ہدایت حاصل کرنا نبی ورسول کے واسطے کے بغیر ممکن نہیں تھا۔

پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات ومعمولات قرآن کا بیان اور منشاء ربانی کے ترجمان ہیں' جو صبح سے شام اور پیدائش سے موت تک پوری زندگی کا احاطہ کرتے ہیں' جس نے شخصی وانفرادی زندگی سے لے کر سماجی' معاشی' سیاسی اور اجتماعی مسائل تک ہر باب میں ہماری رہنمائی کی ہے اور ہمیں کہیں تاریکی میں نہیں رہنے دیا' اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول وعمل ہمارے لئے روشن نقوش اور قرآن کریم کی زبان میں اسوۂ حسنہ ہے' جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر وذکر اللہ کثیراً۔"

(الاحزاب:۲۱)

ترجمہ:...... "تمہارے لئے بھلی تھی سیکھنی رسول اللہ کی چال اس کے لئے جو کوئی امید رکھتا ہے اللہ کی اور پچھلے دن کی اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت سا۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کی زبانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے لئے معلم' مزکی' مطاع اور ہادی بنا کر بھیجا' اپنی اطاعت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا' مزید یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین ودنیا کے تمام مراحل کے لئے رہنمائی کی ہے' مرد ہو یا عورت' ہر ایک کی خوشی ہو یا غمی' بچپن ہو یا جوانی' صحت ہو یا بیماری' مسافرت ہو یا اقامت' غرض پیدائش سے موت تک زندگی کے ہر لمحہ کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور اسوۂ حسنہ موجود ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کے بتائے ہوئے طریقوں اور سنتوں پر عمل پیرا ہوکر کامیابیاں اور کامرانیاں حاصل کیں' جب تک یہ امت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن نقوش اور پاکیزہ سنتوں پر عمل کرتی رہی' کامیابیاں اور کامرانیاں اس کا مقدر بنیں اور جب سے آپ کی سنتوں کی اتباع اور پیروی میں سستی اور کاہلی در آئی' اس وقت سے امت فتنہ وفساد اور ظلم کی لپیٹ میں آگئی' جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اتبعونی' فواللہ ان لم تفعلوا تضلوا۔"

(مجمع الزوائد ج:۱ ص:۱۷۳)

"میری اتباع کرو' قسم خدا کی اگر تم

میری اتباع نہ کرو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔"

آج ہمارے معاشرہ کا کیا حال ہے؟ اکثریت اپنے روزمرہ کے معمولات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے ہوئے طریقے پر عمل نہیں کرتی' کھانا' پینا' اٹھنا' بیٹھنا' سونا' جاگنا' چلنا' پھرنا' شادی' بیاہ' خوشی' غمی' سیرت' صورت' وضع قطع' لباس' پوشاک ہر چیز میں نفس اور خواہش کی اتباع ہوتی ہے' غیروں کا طریقہ ہمارے معاشرہ میں پیوست اور جڑ پکڑ چکا ہے۔ حیرت تو یہ ہے کہ ترک سنت کی قباحت و کراہیت کا بھی احساس نہیں ہے' بلکہ خلاف سنت طریق کو اپنے لئے باعث عزت و وقار تصور کیا جاتا ہے۔

آج ہمیں غیروں اور دشمنوں کے طریق میں عزت و شرافت محسوس ہوتی ہے' خصوصاً شادی بیاہ کے موقعہ پر' رسم و رواج کے علاوہ کھڑے ہو کر کھانا افتخار اور عزت کا معیار سمجھا جاتا ہے' تقریبات میں مرد و زن کے اختلاط اور تصویر و مووی جیسی حیا سوز فحش حرکات اور گناہوں کا ارتکاب کیا جاتا ہے' حالانکہ اہل ایمان کو ان مذموم حرکات سے شدید نفرت کرنی چاہئے' کیونکہ یہ ملعون و مغضوب قوم یہود و نصاریٰ کی عادت اور وطیرہ ہے' اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے روز مرہ کے تمام معمولات و معاملات میں طریق نبوی کو پیش نظر رکھیں اور اس پر عمل پیرا ہو کر سو شہیدوں کا اجر و ثواب حاصل کریں' جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"من تمسک بسنتی عند
فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید۔"
(مشکوٰۃ:۳۰)

ترجمہ:...... "جس نے میری امت کے فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑا اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔"

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"من احب سنتی فقد احبنی
ومن احبنی کان معی فی الجنۃ۔"
(مشکوٰۃ:۳۰)

ترجمہ:...... "جس نے میری سنت سے محبت کی یقیناً اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت اور اپنے طریقہ پر عمل کرنے والوں کے لئے بشارات اور عمل نہ کرنے والوں کے لئے وعیدات ارشاد فرمائی ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کل امتی یدخلون الجنۃ الا
من ابیٰ' قیل ومن ابیٰ؟ قال من
اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی
فقد ابیٰ۔" (مشکوٰۃ:۲۷)

ترجمہ: "میری کل امت جنت میں داخل ہوگی' مگر وہ آدمی جس نے انکار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: کس نے انکار کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔"

یعنی جس نے میری سنت کا انکار کیا اور بالقصد اس پر عمل کرنے سے گریز کیا' وہ جنت میں داخل نہ ہوگا' گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع جنت میں داخلہ کی ضمانت ہے۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے جس کا وہ برملا اظہار کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس صرف عبادات میں اسوۂ حسنہ ہے' باقی حیات طیبہ کے احوال' عادات' معاملات' معاشرت اسوہ حسنہ نہیں' یعنی ان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمونہ عمل نہیں ہیں' اپنے باطل دعوے کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ معاشرتی امور میں' عادات و ماحول میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے تابع تھے' عرب کا جو عرف و عادت اور رسم و رواج تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی رعایت کرتے تھے' مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی رکھی' چونکہ وہاں کا ماحول تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹوپی پہنتے تھے' چونکہ ٹوپی کا رواج تھا' یعنی یہ امور ماحول و رواج کے طور پر تھے' اس لئے ان امور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع باعث ثواب نہیں۔

ایسے لوگوں کو اگر نظر صحیح اور نور بصیرت سے کچھ حصہ ملا ہوتا تو ان کو نظر آتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ اپنی زندگی میں ماحول اور رواج کی مخالفت کی ہے' ماحول تو کفر' شرک' ظلم' تشدد' لوٹ مار کا تھا' زنا اور بے حیائی کا رواج تھا' شعر و شاعری اور قمار بازی کا دور دورہ تھا' ننگے اور برہنہ طواف کرنے کا عام رواج تھا تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ماحول کی موافقت اور اسی جاہلیت کے طور طریقہ پر اپنے آپ کو اور صحابہ کرامؓ کو ڈھالا؟ یا ان خرافات اور واہیات سے بچنے اور ان سے علیحدہ رہنے کی راہ دکھائی؟ اللہ پاک ایسی سوچ رکھنے والوں کو عقل سلیم اور فطرت سلیم عطا فرمائے اور ہم سب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت اور آپ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ
واصحابہ اجمعین

بعد از رسول ہاشمی کوئی نبی نہیں

محمد اکرم عزیز، گوجرانوالہ

خدا یکتا الوہیت میں، تو یکتا رسالت میں
کسی کو اب نبی ہونے کا دعویٰ ہو نہیں سکتا
شفاعت کے جو طالب ہو تو کہہ دو دار پر چڑھ کر
پیغمبر مصطفیؐ کے بعد اب کوئی ہو نہیں سکتا

ختم نبوت کے پروانو! ختم نبوت عام کرو
نبی کا دشمن ہمارا دشمن، دشمن کی پہچان کرو

اللہ رب العالمین تمام جہانوں کا رب ہے اور اس نے اپنے خاص فضل و کرم سے تمام عالموں اور جہانوں کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین اور نذیر العالمین بنا کر بھیجا ہے یعنی اللہ تعالیٰ جس کا رب ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے رحمت اور پیغمبر ہیں، جہاں جہاں خدا کی خدائی ہے وہاں وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مصطفائی ہے، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''میں خالق کی ہر مخلوق کا رسول بن کر آیا ہوں اور مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کیا گیا۔''

فرما گئے یہ ہادی، بات ہے یہ سادی:
انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

اللہ رب العالمین کے بعد نہ کوئی اور رب العالمین ہے اور نہ اس کی مخلوق میں کوئی دوسرا رحمۃ للعالمین اور نذیر العالمین ہے۔ نبوت آپ پر ختم ہوگئی:

خدا یکتا الوہیت میں، تو یکتا رسالت میں
کسی کو اب نبی ہونے کا دعویٰ ہو نہیں سکتا
شفاعت کے جو طالب ہو تو کہہ دو دار پر چڑھ کر
پیغمبر مصطفیٰ کے بعد اب کوئی ہو نہیں سکتا

آپ کی رسالت عامہ، بعثت کاملہ اور رحمت جامعہ کے بیان میں اگرچہ آپ کی ختم نبوت کا مسئلہ بخوبی واضح ہو گیا لیکن پھر بھی شان رحمۃ للعالمینی کے ساتھ ساتھ شان ختم المرسلینی کے ضمن میں رب العالمین نے اپنے پیارے حبیب رحمت للعالمین کے متعلق اپنی کتاب مبین قرآن مجید میں صریحاً ارشاد فرمایا ہے:

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم، تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخری ہیں۔''

سید المفسرین سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرمایا ہے:

''پہلے نبیوں کا سلسلہ آپؐ پر ختم ہو گیا اور آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

علامہ اقبالؒ نے رموز بے خودی میں فرمایا ہے:

زندہ ہر کثرت ز بند وحدت است
وحدت مسلم ز دین فطرت است
دین فطرت از نبی آموختیم
در رہ حق مشعلے افروختیم
ایں گہر از بحر بے پایاں اوست
ما کہ یک جانیم از احسان اوست
تا نہ ایں وحدت ز دست ما رود
ہستی ما با ابد ہمدم شود
پس خدا بر ما شریعت ختم کرد
بر رسولؐ ما رسالت ختم کرد
رونق ما از محفل ایام را
او رسل را ختم، ما اقوام را
خدمت ساقی گری با ما گزاشت
داد ما را آخریں جامے کہ داشت
لا نبی بعدی ز احسان خدا است
پردۂ ناموس دین مصطفیٰ است

کلمہ طیبہ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' میں بھی آپ کی رسالت عامہ، بعثت کاملہ اور رحمت جامعہ کی طرف واضح اشارہ ہے۔

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔''

کہاں تک رسول ہیں، کس کے رسول ہیں، کب تک رسول ہیں؟ اس کے لئے زمان و مکان کی کوئی قید نہیں، تو صاف ظاہر ہے کہ آپ کو پوری کائنات کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ فرش والوں کے لئے، عرش والوں کے لئے، انسانیت کے لئے،

جنات کے لئے، نباتات کے لئے، جمادات کے لئے، سب کے لئے آپ کو نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔

یہاں تک کہ قربِ قیامت جو ماں آخری بچے کو جنم دے گی، اس کے بھی نبی آپ ہیں، محمد رسول

وہ دانائے سبلؐ، ختم الرسلؐ، مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا، مصورِ کائنات نے وہ قلم ہی توڑ دیا، جس سے وہ انبیاء علیہم السلام کی تصویر کشی کیا کرتا تھا، اب سورج تو اندھا ہوسکتا ہے، چاند بے نور ہوسکتا ہے، ستاروں کی قندیلیں بجھ سکتی ہیں، اجرامِ فلکی ٹوٹ سکتے ہیں، عنادل کی نغمہ ریزیاں اور تتلیوں کے رقص معطل ہوسکتے ہیں، دریاؤں کی روانیوں کے رخ بدل سکتے ہیں، لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔ حکیم الامت، دانائے راز علامہ محمد اقبالؒ بالِ جبریل میں فرماتے ہیں:

وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسین، وہی طٰہٰ

یہ بزمِ ہستی آپؐ کے لئے سجائی گئی، عروسِ کائنات کے گیسو آپؐ کے لئے آراستہ کئے گئے، آپ کو تختِ ختم نبوت پر جلوہ گر کیا گیا، تاجِ ختم نبوت آپؐ کے سرِ اقدس پر سجایا گیا، آپ کی نبوت کا پرچم ساری دنیا پر لہرایا گیا، آپ کو سید الاولین و آخرین بنایا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے:

"میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک شخص نے ایک عمارت بنائی اور خوب حسین و جمیل بنائی مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑی ہوئی تھی، لوگ عمارت کے گرد پھرتے اس کی خوبی پر اظہارِ حیرت کرتے تھے مگر کہتے تھے کہ اس جگہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں، میرے آنے پر نبوت کی عمارت مکمل ہوگئی، اب کوئی جگہ باقی نہیں ہے، جسے پُر کرنے کے لئے کوئی نبی آئے۔"

صحاح ستہ میں قریباً تیس کے قریب احادیث مبارکہ ختم نبوت کے بارے میں موجود ہیں۔ علامہ اقبالؒ رموزِ بے خودی میں فرماتے ہیں:

مرشد رومی چہ خوش فرمودہ است
آنکہ ایم در قطرہ اش آسودہ است
مکسل از ختم الرسل ایامِ خویش
تکیہ کم کن برفن، و برگامِ خویش

اس کائنات کے جس ذرے کا اللہ رب ہے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں،

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسین، وہی طٰہٰ

ربوبیت اللہ پر ختم ہے اور نبوت و رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ایک ساعت پر نبوتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر لگادی ہے۔ اللہ رب العزت نے پوری کائنات کی فضاؤں پر نبوتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم لہرا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین کو پوری انسانیت کا رہبر و رہنما بنا دیا ہے، اب کلمہ وہ چلے گا جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ہے، اب اس کتاب کی حکمرانی ہوگی جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی، اب شریعت وہ چلے گی جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہے، اب کامیاب وہ ہوگا جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقوش پا پر چلے گا، اب ہدایت یافتہ وہ ہوگا جس کے گلے میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا پٹہ ہوگا۔

علامہ اقبالؒ رموزِ بیخودی میں فرماتے ہیں:

حق تعالیٰ نقشِ ہر دعویٰ شکست
تا ابد اسلام را شیرازہ بست
دل از غیر اللہ مسلمان برکند
نعرۂ لا قوم بعدی می زند

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد نبوت کا سلسلہ ابدالآباد تک کے لئے ختم ہوگیا، آپ کی شریعت مطہرہ کے بعد کسی شریعت کی ضرورت نہیں رہی، دینِ اسلام دنیا کی ساری مشکلات کا حل اور تمام عقدہ ہائے دشوار کی کشود کا انتظام پیش کرچکا ہے، جس کے بعد اب کسی اور نبی کی حاجت باقی نہیں رہی، اسی لئے عقیدۂ ختم نبوت تکمیلِ ایمان کا لازمی جزو ہے، جس کے بغیر ایمان ناقص رہتا ہے۔

بقول شاعر:

لکھتا ہوں خونِ دل سے یہ الفاظ احمریں
بعد از رسولِ ہاشمیؐ، کوئی نبی نہیں

صدقہ مال کو کم نہیں کرتا

امۃ اللہ تسنیم

فاضل چیز کا خرچ کر دینا باعث برکت ہے:

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن آدم اگر تو اپنے بچے ہوئے مال کو خرچ کر ڈالے گا تو یہ تیرے لئے بہتر ہوگا' اور اگر تو اس کو بچا بچا کر رکھے گا تو یہ تیرے حق میں برا ہوگا اور بقدر ضرورت روکنے پر تجھے کوئی ملامت نہ کرے گا اور خرچ کی ابتداء اس شخص سے کر جس کا تو کفیل ہے اور اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (مسلم)

فقر سے نڈر ہو کر سخاوت:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بعد جس کسی نے سوال کیا' آپ نے ضرور دیا' ایک آدمی نے آپ سے سوال کیا' آپ نے دو پہاڑوں کے درمیان جتنی بکریاں تھیں سب عنایت فرمائیں' وہ اپنی قوم کی طرف پلٹا اور کہا: اے قوم! مسلمان ہو جاؤ' بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا دیتے ہیں کہ فقر سے بھی نہیں ڈرتے اور بعض آدمی دنیا کے لئے اسلام لاتے تھے لیکن جلد ہی اسلام ان کو دنیا کی تمام چیزوں سے محبوب ہو جاتا تھا۔ (مسلم)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کچھ مال تقسیم کیا' میں نے کہا: یا رسول اللہ! ان سے زیادہ اور لوگ مستحق ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ لوگ مجھ سے سختی سے سوال کرتے ہیں' اگر میں ان کو نہ دوں تو مجھے بخیل کہیں اور میں بخل کرنے والا نہیں ہوں۔ (مسلم)

حضرت جبیرؓ بن مطعم سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین سے واپس آ رہا تھا' کچھ دیہاتی آپؐ سے لپٹ گئے اور مانگنے لگے یہاں تک کہ آپؐ مجبور کر کے ایک ببول تک آ گئے اور آپ کی چادر اٹک گئی' آپ ٹھہر گئے اور فرمایا: مجھے میری چادر دے دو' اگر میرے پاس ان خاردار کانٹوں کے برابر بھی چوپائے ہوتے تو میں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا تو پھر تم مجھے بخیل' جھوٹا اور بزدل نہ پاتے۔ (بخاری)

"اے ابن آدم اگر تو اپنے بچے ہوئے مال کو خرچ کر ڈالے گا تو یہ تیرے لئے بہتر ہوگا' اور اگر تو اس کو بچا بچا کر رکھے گا تو یہ تیرے حق میں برا ہوگا اور بقدر ضرورت روکنے پر تجھے کوئی ملامت نہ کرے گا اور خرچ کی ابتداء اس شخص سے کر جس کا تو کفیل ہے اور اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے۔" (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقے نے کسی کا مال نہیں گھٹایا' جب بندہ کسی کی خطا معاف کرتا ہے تو اللہ اس کی عزت زیادہ کر دیتا ہے اور جو اللہ کے لئے تواضع اور عجز اختیار کرتا ہے' تو اللہ عز و جل اس کو اور بلند کرتا ہے۔ (مسلم)

صدقہ مال کو کم نہیں کرتا:

حضرت ابوکبشہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین باتوں پر میں قسم کھاتا ہوں اور تم کو ایک بات بتاتا ہوں اس کو یاد رکھو، آپؐ نے فرمایا: صدقہ کرنے سے کسی کا مال نہیں گھٹتا' مظلوم بندہ جب صبر کرتا ہے تو اللہ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے اور جو بندہ دستِ سوال دراز کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے اور ایک بات کہتا ہوں اس کو یاد رکھو، آپؐ نے فرمایا: یاد رکھو دنیا میں چار قسم کے لوگ ہیں: ایک وہ جس کو اللہ نے مال بھی دیا ہے اور علم بھی۔ وہ علم کی وجہ سے اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے اور قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق جانتا ہے وہ مرتبہ میں سب سے افضل ہے' دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا' لیکن مال نہیں دیا وہ سچی نیت کے ساتھ اس کی خواہش رکھتا ہے اور کہتا ہے: کاش! اگر مجھے فلاں کی طرح مال ملتا تو میں بھی اسی کی طرح داد و دہش سے کام لیتا اور اجر کا مستحق ہوتا' پس دونوں کا اجر برابر ہے۔ تیسرا وہ جس کو اللہ نے مال دیا لیکن علم سے محروم رکھا' وہ جہالت سے مال کو بیجا طریقہ پر خرچ کرتا ہے' اللہ

تعالیٰ سے نہیں ڈرتا، یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ بندوں کا کیا حق ہے؟ وہ بہت بُرا ہے۔ چوتھا وہ ہے جو مال اور علم دونوں سے محروم ہے، وہ کہتا ہے جیسے

”صدقے نے کسی کا مال نہیں گھٹایا، جب بندہ کسی کی خطا معاف کرتا ہے تو اللہ اس کی عزت زیادہ کردیتا ہے اور جو اللہ کے لئے تواضع اور عجز اختیار کرتا ہے، تو اللہ عزوجل اس کو اور بلند کرتا ہے۔“ (مسلم)

فلاں کو دولت ملی ہے مجھ کو بھی ملتی تو میں بھی اس دولت مند کی طرح خرچ کرتا اور عیش و عشرت میں زندگی بسر کرتا، پس یہ دونوں گناہ میں برابر ہوئے۔ (ترمذی، ج:۲، ص:۵۶)

جو اللہ کے راستہ میں خرچ ہوجائے وہ محفوظ ہے:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک بکری ذبح کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ باقی ہے؟ میں نے عرض کیا ایک بازو باقی ہے، آپ نے فرمایا: اس بازو کے سوا سب باقی ہے۔ (ترمذی)

خدا کا یکساں سلوک:

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خرچ کر، گن گن کر نہ رکھ ورنہ تجھے بھی خدا گن گن کر دے گا اور باندھ کر نہ رکھ ورنہ تم پر بھی رزق باندھ دیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

سخاوت سے کشائش اور بخل سے تنگی:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: بخل کرنے والے اور خرچ کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے دو آدمی ہیں ان کے بدن پر لوہے کی زرہیں ہیں، ان کی ہنسلی کی ہڈی تک ہیں، خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو اس کی زرہ اس کے بدن پر ڈھیلی ہوجاتی ہے، یہاں تک کہ اس کی انگلیوں تک پہنچ جاتی ہے اور اس کے نشانِ قدم کو مٹا دیتی ہے، اور بخل کرنے والا جب کسی چیز کے خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ کے حلقے اپنی جگہ پر لپٹ جاتے ہیں، وہ کشادہ کرنا چاہتا ہے اور کشادہ نہیں ہوتے۔ (بخاری و مسلم)

صدقہ کی برکت:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو قبول ہی فرماتا ہے اور اس کو اپنے سیدھے ہاتھ سے لے کر اس کو اس شخص

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ سے فرمایا:
”خرچ کر! گن گن کر نہ رکھ، ورنہ تجھے بھی خدا گن گن کر دے گا اور باندھ کر نہ رکھ ورنہ تم پر بھی رزق باندھ دیا جائے گا۔“ (بخاری و مسلم)

کے لئے (جس نے صدقہ کیا) بڑھاتا ہے، جیسے تم اپنے بچھڑے کو بڑھاتے ہو، یہاں تک کہ وہ (صدقہ) پہاڑ کے برابر ہوجاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

صدقہ کی وجہ سے خاص عنایت الٰہی:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی کسی میدان میں جارہا تھا کہ ابر سے ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر، وہ بادل چلا اور ایک ریتیلی جگہ کو سیراب کیا، ایک نالہ پانی سے لبالب بھر گیا، میں پانی کے پیچھے ہولیا، ایک آدمی باغ میں کھڑا پھاوڑے سے پانی کو اُلچ رہا ہے، میں نے اس سے کہا: اے اللہ کے بندے! تیرا کیا نام ہے؟ تو اس نے وہی نام بتایا جس کو میں نے ابر سے سنا تھا، پھر اس نے پوچھا کہ میرا نام تم نے کیوں دریافت کیا؟ میں نے کہا: اس ابر سے جس کا یہ پانی ہے، ایک آواز سنی تھی، تمہارا نام لے کر کوئی کہتا تھا کہ فلاں باغ کو سیراب کر، تم ایسا کون سا کام کرتے ہو، جس کی وجہ سے تم پر ایسی عنایت ہوئی؟ اس نے کہا: تم نے پوچھا تو مجھے بتانا ہی پڑا، بات یہ ہے کہ زمین کی جو پیداوار ہوتی ہے اس کے تین حصے کرتا ہوں، ایک حصہ صدقہ کرتا ہوں، دوسرا اپنے بال بچوں کی خوراک کے لئے چھوڑتا ہوں اور تیسرا پھر اسی کھیتی میں لگا دیتا ہوں۔ (مسلم)

ظلم و حرص دنیا کی چیزیں ہیں:

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظلم سے ڈرو، ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہوں گی اور حرص و بخل سے بچو، بخل و حرص نے تم سے پہلوں کو ہلاک کیا، ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اپنے خون بہائیں اور حرام کو جائز کرلیں۔ (مسلم)

☆☆......☆☆

مولانا محمد یوسف

سکون واطمینان کا نسخہ....قناعت

بلند پروازی اور خوب سے خوب تر کی جستجو اور اس کی کوشش ہر با صلاحیت انسان کی فطری خواہش ہے' مگر پیسہ' مال و دولت' عزت' مکان اور زندگی کی دیگر ضروریات کے حصول میں آدمی بسا اوقات نظریے کی خرابی اور غلط طریقہ کار کی بنا پر پریشانی و افسوس کے سوا کچھ حاصل نہیں کر پاتا۔ غور کیا جائے تو واضح ہوگا کہ انسان کی یہ ساری دوڑ دھوپ اور بے حد محنت و مشقت صرف اور صرف ایک مقصد کے لئے ہے اور وہ یہ کہ بقیہ زندگی خوشی و اطمینان کے ساتھ گزر جائے اور سکون و مسرت کے لمحات کے ساتھ زندگی گزارنے کا لطف نصیب ہو جائے' مگر ایمان و یقین کی کمزوری کی بنا پر اس نے مادیات اور اسباب تعیش سے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کی' اور اس غلط طریقہ کار کا نتیجہ اپنے مقصد سے دوری و محرومی کی صورت میں نکلا' جوں جوں محنت و کاوش میں اضافہ ہوتا گیا' اتنی ہی پریشانی و بے سکونی بڑھتی چلی گئی' دوسری طرف دین اسلام کی پاکیزہ تعلیمات میں اس کی جابجا وضاحت کی گئی ہے کہ حقیقی خوشی اور اصل راحت اللہ سے تعلق' اعمال صالحہ اور قناعت کی زندگی میں ہے' اور اس بات کی ذمہ داری "من عمل صالحاً من ذکر او انثی وھو مؤمن فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ" کے ان الفاظ سے لے کر اس بات کا اعلان فرمادیا کہ آخرت کے اجر و ثواب اور نعمائے جنت سے پہلے دنیا میں ہی ایسے شخص کو سکون کی زندگی نصیب ہو جاتی ہے' دنیادار شخص طمع و لالچ کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے' مگر امیدوں اور خواہشات کا سمندر موجیں مارتا رہتا ہے اور قناعت پسند بندہ فقر و فاقہ کی زندگی میں بھی سکون و راحت کے مزے لوٹتا ہے' جب انسان دنیوی خواہشات اور مال و متاع کی قربانی دے کر صفت قناعت اختیار کر لیتا ہے تو دنیا کی پریشانیاں' غموم و افکار' مصائب و حوادث کی تلخیاں دل کے باہر سے ہی گزر جاتی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ جل جلالہ' کا فرمان ہے:

"اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا' میں تیرے سینے کو غنی

> جو آدمی حق تعالیٰ سے تھوڑی روزی پر راضی رہے تو حق تعالیٰ اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہو جاتے ہیں۔
> (مشکوٰۃ المصابیح)

سے پر کردوں گا اور تیرے فقر کو زائل کردوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تجھے مشاغل میں پھنسادوں گا اور فقر زائل نہیں کروں گا۔" (مسند احمد)

معلوم ہوا کہ کثرت مال کی حرص و ہوس کا نتیجہ مفلسی اور بے سکونی کے سوا کچھ نہیں' سکون و اطمینان حاصل کرنے کا نسخہ یہی ہے کہ بقدر ضرورت مال اور اسباب دنیا مل جانے کے بعد اپنے آپ کو اللہ جل شانہ کی عبادت کے لئے فارغ کر لیا جائے تو اللہ تعالیٰ مصائب سے حفاظت فرماتے ہیں' ضروریات کو محدود فرماتے ہیں اور تھوڑے مال میں برکت عطا فرمادیتے ہیں' اور یہ سب دنیا کی چیزوں پر نظر نہ رکھنے اور ان سے بے پرواہی کی وجہ سے ملتا ہے۔

چنانچہ خود حق تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا:

"کفار اور ان کے نافرمان بندوں کو جو کچھ دنیا کی رنگ برنگی چیزیں میسر ہیں ان کو آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں یہ ان کا امتحان ہے کہ وہ ان نعمتوں کے باوجود اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں یا اس سے غافل ہیں اور اصل انعامات تو آخرت ہی میں ملنے والے ہیں۔"

ایک حدیث میں وارد ہے کہ تم متقی بن جاؤ تو سب سے بڑے عبادت گزار ہو جاؤ گے (کم سے کم مقدار پر) قناعت کرلو تو سب سے زیادہ شکر گزار ہو جاؤ گے۔ معلوم ہوا کہ اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کا طریقہ قناعت سے بہتر اور کوئی نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو آدمی حق تعالیٰ سے تھوڑی روزی پر راضی رہے تو حق تعالیٰ اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہو جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

معلوم ہوا کہ قناعت اور زہد کے ساتھ فرائض کی پابندی اور گناہوں سے دوری اللہ کی رضا کے لئے

کافی ہے کہ تھوڑے مال پر شکر اور صبر کے ساتھ رہنا خود ایک بڑا مجاہدہ ہے۔

امام غزالیؒ نے منہاج العابدین میں نقل کیا ہے کہ ایک عالم و عارف آدمی جس کو زہد (دنیا سے بے رغبتی) کی نعمت حاصل ہو اس کی دو رکعتیں ہمیشہ ہمیشہ عبادت کرنے والوں کی عبادت سے بہتر اور افضل ہیں۔ بہرحال قناعت اور دنیا میں دل نہ لگانے ہی میں راحت بھی ہے لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہونے سے حفاظت بھی ہے اور خدا کے ہاں بلند درجات بھی اور اس کو حاصل کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہی ہے کہ اپنی امیدوں اور آرزوؤں کو سمیٹ کر ضروریات زندگی تک محدود کردیا جائے' کیونکہ امیدوں اور آرزوؤں کی کوئی انتہا نہیں ہے اور ان سب کو پالینے کا خیال بے وقوفی اور حماقت کے سوا کچھ نہیں' چنانچہ فرمان نبویؐ ہے کہ اگر انسان کو سونے سے بھری ہوئی دو وادیاں بھی مل جائیں تو وہ تیسرے کی فکر میں لگ جائے گا۔

فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی امیدوں اور آرزوؤں کو مختصر رکھے تو حق تعالیٰ اس پر چار قسم کے انعامات نازل فرماتے ہیں: (۱) اپنی طاعت پر اس کو قوت دیتے ہیں اور جب اس کو موت کے قریب آنے کا یقین ہوجاتا ہے تو وہ اعمال صالحہ میں خوب کوشش کرتا ہے اور ناگوار چیزوں سے متاثر نہیں ہوتا' (۲) اس کا غم کم ہوجاتا ہے (۳) تھوڑے رزق پر راضی ہوجاتا ہے' (۴) اللہ تعالیٰ اس کے دل کو منور فرمادیتے ہیں۔

"اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہوجا' میں تیرے سینے کو غنیٰ سے پر کردوں گا اور تیرے فقر کو زائل کردوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تجھے مشاغل میں پھنسادوں گا اور فقر زائل نہیں کروں گا۔" (مسند احمد)

بعض اہل اللہ سے منقول ہے کہ قلیل روزی پر قناعت جب حاصل ہوسکتی ہے جب آدمی پانچ باتوں کا اہتمام کرے:

"(۱) اپنے اخراجات میں کمی کرے' ضرورت کی مقدار سے زیادہ خرچ نہ کرے

(۲) اگر بقدر ضرورت میسر ہو تو آئندہ کی فکر میں نہ پڑے' اور حق تعالیٰ شانہ کے وعدے پر اعتماد کرے کہ حق تعالیٰ شانہ نے روزی کا ذمہ لے رکھا ہے'

(۳) اس امر کو غور کیا کرے کہ تھوڑے پر قناعت میں لوگوں سے استغناء کی کتنی بڑی عزت حاصل ہے اور حرص و طمع میں لوگوں کے سامنے کتنا ذلیل ہونا پڑتا ہے'

(۴) دنیا دار و مال داروں کے انجام کو سوچا کرے' یہود و نصاریٰ اور بے دین اہل ثروت کا انجام سوچے اور انبیاءؑ اور اولیاءؒ کا انجام سوچے ان کے حالات کو غور سے پڑھے اور تحقیق کرے پھر اپنے نفس سے پوچھے کہ اللہ کے مقرب لوگوں کی جماعت میں شریک ہونا پسند کرتا ہے یا احمقوں اور بے دین لوگوں کی مشابہت پسند کرتا ہے'

(۵) مال کے زیادہ ہونے میں جو خطرات ہیں ان کو غور کیا کرے کہ کتنے مصائب اس کے ساتھ ہیں' جب آدمی ان پانچوں چیزوں پر غور کرتا رہے گا تو تھوڑے پر قناعت آسان ہوجائے گی۔"

(فضائل صدقات بحوالہ احیاء)

اللہ تعالیٰ ہم کو صبر اور قناعت کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆..........☆☆

اظہارِ تعزیت

تبلیغی جماعت کے مرکزی رہنما اور تبلیغی مرکز یوسف مسجد سکھر کے امیر حضرت حاجی محمد ابراہیم شیخ صاحب دامت برکاتہم کی اہلیہ محترمہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنو عاقل کی مجلس شوریٰ کے رکن الحاج حافظ عبدالرحمٰن شیخ صاحب کی والدہ محترمہ گزشتہ دنوں مختصر علالت کے بعد انتقال کرگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کی پوری زندگی عبادات اور دینی خدمت میں گزری ان کی وجہ سے سینکڑوں عام گھریلو خواتین تبلیغی جماعت کے شعبہ مستورات سے وابستہ ہوکر دین متین کی دعوت و محنت میں مصروف عمل ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا بشیر احمد صاحب سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے پنو عاقل جاکر حضرت حاجی صاحب اور ان کے صاحبزادگان مولانا عبداللہ، مولانا عبدالہادی، حافظ عبدالرحمٰن اور دیگر لواحقین سے مرحومہ کی وفات پر تعزیت اور دعائے مغفرت کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرماکر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

خبروں پر ایک نظر

دوروزہ ختم نبوت کانفرنس کوئٹہ

کوئٹہ (پ ر) ناموس رسالت کے تحفظ اور آئین میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس اور دوسری اسلامی دفعات کی حفاظت کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد گول، جامع مسجد طوبیٰ میں دو روزہ تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ممتاز علماء کرام نے کیا۔ ان علماء کرام میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا قاری خلیل احمد بندھانی، مجاہد ملت مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا حفیظ الرحمن، مولانا انوار الحق حقانی، مولانا عبدالواحد، مولانا مفتی عبدالرزاق، مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی شامل تھے۔ علماء نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہود ونصاریٰ کی ہر دور میں کوشش رہی ہے کہ امت مسلمہ کا رشتہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقطع کر دیا جائے، تقریباً ایک صدی قبل مرزا غلام احمد قادیانی کو اسی مشن کے لئے کھڑا کیا گیا، لیکن علمائے امت نے اس کے دجل وفریب کا پردہ چاک کر کے اس کے کفر کو پوری دنیا میں ننگا کر دیا، انہوں نے کہا کہ سیدنا صدیق اکبرؓ نے مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں بارہ سو صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کی قربانی پیش کر کے بتلایا کہ ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہزاروں مسلمان قربان کئے جاسکتے ہیں، لیکن دشمن رسول کو پنپنے کا موقع نہیں دیا جاسکتا، علماء کرام نے بنگلہ دیش کی عدالت کے فیصلہ جس میں قادیانی کتب اور لٹریچر پر پابندی عائد کی ہے، کا خیر مقدم کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ قادیانی کتب گستاخیٔ رسالت، صحابہؓ اور اہل بیت پر مبنی ہیں، اس پر پابندی عائد کر کے قادیانیوں کی سرگرمیوں کو غیر قانونی قرار دیا جائے، انہوں نے کہا کہ ۵۷ اسلامی ممالک کے مسلمان حکمران عوامی جذبات واحساسات کی ترجمانی کی بجائے، امریکا کی تابعداری میں مصروف ہیں اور امریکی حکمرانوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دین دار مسلم عوام کو دہشت گردی کے نام پر قتل وغارت گری اور ناقابل برداشت تشدد کر کے امریکی آلہ کار کا کردار ادا کر رہے ہیں، عالم کفر کی طرف سے توہین آمیز خاکے، ملعون رشدی اور تسلیمہ نسرین کی حوصلہ افزائی کا تسلسل ہیں اور ان کے ذریعے غیرت مسلم کو للکارا جارہا ہے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ لاہور اور کراچی کے واقعات، ڈاکٹر عبدالقدیر خان، سانحہ لال مسجد سمیت اہم واقعات کی پشت پر قادیانی سازشیں کارفرما ہیں، کیونکہ قادیانی گروہ کا الہامی عقیدہ اکھنڈ بھارت کا ہے، جسے وہ عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ حرکات کر رہے ہیں لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب جاری رکھے گی۔ مولانا حفیظ الرحمن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت کے قانون اور امتناع قادیانیت ایکٹ کی حفاظت کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا، انہوں نے کہا کہ ڈنمارک کے اخبارات میں توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اور ہالینڈ میں قرآن پاک کی توہین پر مبنی فلم کے اجراء اور ملک بھر میں ملٹی نیشنل کمپنیوں کی مصنوعات کی آڑ میں مقامی اقلیتوں کی طرف سے توہین آمیز کلمات اشتعال انگیزی کا باعث ہیں، یہود ونصاریٰ اور ان کے گماشتے اس قسم کی حرکات کر کے مسلمانوں کے دلوں سے محبت رسول کا جذبہ سرد کرنا چاہتے ہیں، مسلمان اپنی جان پر کھیل کر ناموس رسالت کا تحفظ عین نجات سمجھتا ہے۔ مولانا قاری خلیل احمد بندھانی نے کہا کہ مسلم امہ توہین رسالت کرنے والے بدمعاشوں کے خلاف متحد ہوجائے تو انہیں آئندہ گستاخی کی جرأت نہیں ہوگی۔

رواداری، اخلاقیات اور انسانیت کا دعویدار یورپ خود ان قدروں کو پامال کر رہا ہے، مسلم ممالک توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والے ممالک کا معاشی و اقتصادی بائیکاٹ کریں اور ان کے معافی مانگنے تک سفارتی تعلقات ختم کر دیں، انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت، اسوہ حسنہ اور مقام ومرتبہ کی حفاظت کا ذمہ خود اٹھایا ہے لیکن مسلمانوں کی نجات تب ہوگی، جب وہ آپؐ کی ختم نبوت پر ایمان لاکر آپ کے مقام ومرتبے کو تسلیم کر کے، آپؐ کی سنت اور اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہوں گے، انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ کے دشمنوں اور گستاخوں سے نفرت ایمان کی بنیاد ہے۔ انہوں نے موجودہ حکومت سے کہا کہ وہ ڈینش حکومت سے گستاخ ملعونوں کی گرفتاری کا مطالبہ کرے۔ حکمران، عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے عملی اور آئینی اقدامات

کریں۔ مولانا مفتی راشد مدنی نے کہا کہ امریکا ہمارے آئین کی اسلامی شقوں کو ختم کرنا چاہتا ہے، قانون امتناع قادیانیت، قانون توہین رسالت اور دیگر اسلامی دفعات کو سابقہ حکومتوں نے عملاً غیر موثر کردیا تھا موجودہ حکومت ان پر موثر عمل درآمد کرائے، کانفرنس کی صدارت صوبائی امیر مولانا عبدالواحد نے کی جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا قاری عبداللہ منیر، مولانا مفتی محمد شفیع اور مولانا یوسف نقشبندی نے انجام دیے

ختم نبوت کانفرنس ژوب، لورالائی

ژوب، لورالائی (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ کانفرنس لورالائی، میں منعقد ہوئی۔ لورالائی کی کانفرنس میں مولانا قاری خلیل احمد بندھانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد ممتاز خطیب جامع مسجد لورالائی، مولانا عبدالعزیز، مولانا عبداللہ جان نے عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں بیان کیا۔ علماء کرام نے لورالائی میں مولانا محب اللہ خلیفہ مجاز حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ اور مولانا عبداللہ جان کے مدارس کا دورہ کیا اور طلباء سے خطاب کیا۔ لورالائی میں کانفرنس کے انتظامات مولانا محمد عمر، خواجہ حاجی محمد اشرف، مولانا محمد ممتاز خطیب جامع مسجد، حافظ اجمل، ماسٹر محمد اختر نے کیے تھے۔

۲۰/مئی بروز منگل کو مرکزی جامع مسجد ژوب میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مولانا قاری خلیل احمد بندھانی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا محمد یوسف نقشبندی، مولانا اللہ داد کاکڑ نے عقیدۂ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام اور ظہور مہدی علیہ الرضوان کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ کانفرنس کے انتظامات ختم نبوت ژوب کے امیر حاجی شیخ غلام حیدر اور جنرل سیکریٹری حاجی محمد اکبر، حاجی عبدالعزیز نے انجام دیے۔ بروز بدھ ۲۱/مئی کو کوئٹہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکریٹری حاجی تاج محمد فیروز، جوائنٹ سیکریٹری حاجی خلیل الرحمٰن، صوبہ بلوچستان کے امیر مولانا عبدالواحد، مولانا محمد یوسف نقشبندی، مولانا قاضی احسان احمد، عبدالصمد، ماسٹر محمد نصراللہ تونسوی، ڈاکٹر رشید، حافظ خادم حسین گجر، مولانا انوارالحق حقانی، مولانا قاری عبداللہ منیر نے مہمان علماء کرام کو الوداع کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ میں منظور ہونے والی قراردادیں:

☆...... قادیانیوں کی پوری ملک میں غیر قانونی تبلیغی سرگرمیوں پر فی الفور پابندی عائد کی جائے۔

☆...... ڈنمارک سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔

☆...... ڈنمارک کے سفیروں کو پاکستان کی سرزمین سے نکالا جائے۔

☆...... یہودی لابی ڈنمارک، ہالینڈ اور امریکا سمیت تمام دشمنان اسلام کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔

☆...... پاکستان میں ان کی اشیاء کی فروخت پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

☆...... قرآن دشمن فلم بنانے اور گستاخانہ خاکوں کو شائع کرنے والے ڈنمارک اخبارات کے ایڈیٹروں کو سر عام پھانسی پر لٹکایا جائے۔

☆...... پاکستان کی گورنمنٹ اور وزیر اعظم پارلیمنٹ کا یہ فرض بنتا ہے کہ مسلمان ہونے کے ناطے گستاخی کرنے والے ملک ڈنمارک کے خلاف آواز بلند کی جائے۔

☆...... جامعہ حفصہ اسی جگہ پر دوبارہ جلد از جلد تعمیر کر کے اس کی اور جامعہ فریدیہ کی تعلیمی سرگرمیاں بحال کی جائیں، تمام مذہبی اور سیاسی کارکنوں کو مولانا عبدالعزیز سمیت جلد از جلد رہا کیا جائے۔

☆...... عدلیہ کی آزادی کو یقینی بنایا جائے۔

☆...... فحاشی، عریانی، منشیات کے اڈے ہوٹلوں میں منی سینما، شراب اور جوا کے اڈوں پر پابندی لگائی جائے۔

محفل حسن قرأت وختم نبوت کانفرنس قصور

قصور (پ ر) ۲۹/اپریل بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے زیر اہتمام عالمی محفل حسن قرأت وختم نبوت کانفرنس وسیع وعریض پنڈال میں قاری مشتاق احمد کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری حماد انور نفیسی اور مصر کے مشہور قاری محمد رمضان البنداری، ملک القراء عبدالعالی المتولی، محمود شمیس کی تلاوت قرآن سے عوام لطف اندوز ہوئے، ملک کے نامور نعت خواں حافظ نعیم الرحمٰن، مولانا محمد آصف رشیدی نے حضرت نفیس شاہ نوراللہ مرقدہ کا کلام پیش کیا، تقاریر مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا سید زبیر شاہ ہمدانی کی ہوئیں بیانات میں حضرات علمائے کرام نے ہالینڈ ڈنمارک کی طرف سے توہین آمیز فلم اور گستاخانہ خاکوں کے خلاف سخت الفاظ میں مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ کافروں کے سفیروں کو ملک بدر کیا جائے۔ قراردادیں منظور کرائی گئیں، نقابت محفل جناب الحاج مولانا محمد سرور قاسمی، پروفیسر مولانا مسعود الحسن، جناب میاں محمد معصوم انصاری رہے۔ لاہور کے معروف قاری مولانا احمد میاں تھانوی محفل میں رفقاء سمیت تشریف لائے۔ کانفرنس کی میزبانی مہمانداری کے فرائض، قاری محمد طاہر، قاری سیف الرحمٰن رحیمی، قاری محمد اسحاق، قاری شاہ محمد، قاری محمد رمضان، حافظ محمد عمر، حافظ محمد یحییٰ، حاجی غلام حسین، حافظ محمد

سلیم، حاجی عبدالرحمن، محمد امین، محمد طارق حنیف اور طلباء جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن نے ادا کئے۔ اس عظیم الشان کانفرنس میں پورے ملک سے لوگ وفود کی شکل میں تشریف لائے، صبح کی نماز تک پروگرام جاری رہ کر بخیروخوبی اختتام پذیر ہوگیا۔

تین روزہ

ردِقادیانیت وعیسائیت کورس کوئٹہ

کوئٹہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے زیراہتمام جامع مسجد سہری میں تین روزہ کورس کا اہتمام کیا گیا، جس میں دوسو سے زائد طلباء نے کورس میں شرکت کی۔ کورس میں مناظر اسلام مولانا حفیظ الرحمن (ٹنڈوآدم) نے ردقادیانیت کے موضوع پر لیکچر دیے، انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت وعقیدۂ حیات عیسیٰ علیہ السلام اوران عقائد پر قادیانیوں کی طرف سے ہونے والے شبہات کے جوابات احسن انداز میں دیئے مزید براں انہوں نے مرزا قادیانی کے گھناؤنے کردار پر بھی روشنی ڈالی، جبکہ ردعیسائیت کے موضوع پر رحیم یار خان سے تشریف لائے ہوئے، مبلغ ختم نبوت مفتی محمد راشد مدنی نے عیسائیوں کے مختلف عقائد کی وضاحت کی۔ انہوں نے عقیدۂ تثلیث عقیدۂ ابنیت مسیح، عقیدۂ الوہیت مسیح، عقیدۂ کفارہ، عقیدہ صلیب جوکہ مروجہ عیسائیت کے بنیادی عقائد ہیں، ان عقائد کا قرآن مجید اور بائبل کی رو سے رد کیا اور دلائل سے واضح کیا کہ موجودہ عیسائیت کو بجائے عیسائیت کے پلوسیت کہہ دیا جائے تو بے جانہ ہوگا۔ مزید انہوں نے تحریف بائبل کو بزبان بائبل ثابت کیا اور انجیل برنباس پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ دریں اثنا انہوں نے بائبل سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بشارات کا تذکرہ کیا اور ثابت کیا کہ بائبل باوجود تحریف کے آج بھی حضور علیہ السلام، مذہب اسلام، قرآن مجید اور حضرات صحابہ کرامؓ کے تذکروں سے لبریز ہے۔ تمام طلباء نے کورس کو قلم بند کیا۔ کاپی اور قلم تمام طلباء کو جماعت کی طرف سے مہیا کیا گیا۔ کورس میں مولانا محمد یوسف نقشبندی نے طلباء کو خصوصی لیکچر دیا۔ کورس کے اختتام پر جماعت کی طرف سے تمام طلباء کو لٹریچر اور احتساب قادیانیت جلد پندرہ پیش کی گئی، اختتامی تقریب دفتر ختم نبوت کوئٹہ میں ہوئی۔ تقریب میں امیر جماعت ختم نبوت کوئٹہ مولانا عبدالواحد، مولانا انوارالحق حقانی، مولانا عبداللہ منیر، قاری عبدالرحیم رحیمی، حاجی تاج محمد، ملک فیاض، حاجی خلیل احمد اور دیگر حضرات نے شرکت کی اور کورس کے طلباء کو ختم نبوت کے کام کی اہمیت سے آگاہ کیا اختتامی دعا مولانا عبدالواحد صاحب نے فرمائی۔

ختم نبوت کانفرنس ٹنڈوالہ یار

ٹنڈوالہ یار (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو الہ یار کے زیر اہتمام ایک روزہ عظیم الشان سالانہ تحفظ ناموس رسالت کانفرنس الرحیم گارڈن نزد مکی مسجد منعقد ہوئی، کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو الہ یار کے امیر اور جامعہ صدیق اکبر کے ناظم مولانا محمد راشد محبوب نے کی۔ کانفرنس میں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض میر پور خاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کے ابتدائی مقرر مولانا حفیظ الرحمن رحمانی ٹنڈو آدم والے تھے، جنہوں نے خوبصورت انداز میں عقیدۂ ختم نبوت اور ردقادیانیت پر تفصیلی خطاب کیا۔

حیدرآباد کے جناب قاری کامران احمد نے اپنے مخصوص انداز میں حالات حاضرہ اور موجودہ دور میں ختم نبوت کے کام کی اہمیت پر بیان کیا۔ مناظر اسلام شاہین ختم نبوت اور کانفرنس کے مہمان خصوصی حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے ملک بھر میں جماعتی خدمات اور قادیانی فتنہ کے سدباب میں مفصل گفتگو فرمائی مولانا اللہ وسایا نے فرمایا کہ قادیانیت زوال کی جانب گامزن ہے۔ اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو کسی صورت میں شکست نہیں دی جاسکتی یہ دین قیامت کی صبح تک کے لئے آیا ہے اور اس کو مٹانے والے انشاء اللہ خود مٹ جائیں گے، مولانا اللہ وسایا صاحب نے عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد پر ٹنڈوالہ یار کی جماعت کو مبارکباد دی۔

سندھ کے مشہور خطیب حضرت مولانا محمد عیسیٰ سموں صاحب نے قادیانی فتنہ کا آپریشن کرتے ہوئے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عظیم فریضہ کو سرانجام دے رہی ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہم جماعت کے رفقاء کے ساتھ شانہ بشانہ کام کرتے رہیں گے۔ اختتامی کلمات اور دعا حضرت علامہ احمد میاں حمادی صاحب نے کرائی۔ کانفرنس سالہائے گزشتہ سے انتہائی کامیاب رہی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی اور مقامی جماعت نے خوب محنت کی۔ مولانا مفتی محمد عرفان مہتمم جامعہ صدیق اکبر، مولانا محمد راشد محبوب امیر مجلس ختم نبوت، مولانا محمد مبین صاحب ناظم مالیات، مولانا محمد خالد نثار ناظم ختم نبوت، مولانا شیر محمد صاحب جناب سکندر شاہ صاحب، حضرت مولانا قادر بخش صاحب، مہتمم جامعہ فاروقیہ مولانا افتخار احمد نظامانی صاحب ناظم دارالعلوم مولانا محمد آصف انور ناظم جامعہ محمودیہ اور دیگر کارکنان اور احباب کی محنت رنگ لائی اور الحمدللہ بھرپور کانفرنس ہوئی، مقامی جماعت نے مرکزی جماعت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری اور مناظر اسلام شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا جماعت ٹنڈوالہ یار کی دعوت کو قبول فرمانے اور سرپرستی کا شکریہ ادا کیا۔

دوروزہ ختم نبوت کانفرنس باغ آزاد کشمیر

آزاد کشمیر (رپورٹ: قاری عبدالوحید قاسمی)

ضلع باغ میں آزاد کشمیر کے تاریخ ساز دن کی مناسبت سے ۲۸/ اپریل کو بعد از نماز مغرب مدرسہ تعلیم القرآن باغ کی جامع مسجد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں تمام مسالک کے علماء کرام نے شرکت اور خطاب کیا اور اعلان کیا کہ فتنہ قادیانیت کے خاتمہ کے لئے ہم متحد ہیں۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا چار رکنی وفد بھی شریک ہوا: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد طیب، مولانا مفتی خالد میر، قاری عبدالوحید قاسمی، اس کانفرنس میں خصوصی خطاب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا، جس میں انہوں علمائے امت کی ختم نبوت کے لئے دی جانے والی قربانیوں کا تفصیلاً ذکر کیا۔ مولانا محمد طیب نے رد قادیانیت کے موضوع پر دلائل کے انبار لگا دیے۔ مولانا مفتی خالد میر نے کشمیر میں قادیانی سازشوں کو بے نقاب کیا اور قاری عبدالوحید قاسمی کی دعا پر کانفرنس ختم کی گئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا امین الحق نے کی جن کی کوششوں سے یہ کانفرنس منعقد ہوئی، انہوں نے کہا کہ آئندہ ہر سال ختم نبوت کانفرنس اس سے بہتر انداز میں منعقد ہوا کرے گی۔

دوسری ختم نبوت کانفرنس ۲۹/ اپریل باغ شہر کے وسیع میدان میں منعقد ہوئی، صبح ۱۰ بجے سے شام تک جاری رہی، جس میں محرک قرارداد ختم نبوت میجر محمد ایوب کی خدمات پر تفصیلاً روشنی ڈالی گئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا امین الحق نے کی اور جناب سردار امیر اکبر خان، راجہ پروفیسر عبدالوحید، مولانا محمد اسحاق، پروفیسر راجہ جلیل اور دوسرے حضرات نے میجر ایوب کی ختم نبوت کی قرارداد پر روشنی ڈالی۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا مفصل بیان تھا، جس میں انہوں نے اس قرارداد اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر فوراً عمل کرانے کا مطالبہ کیا۔ کانفرنس میں صدر اور وزیراعظم آزاد کشمیر نے بھی خطاب کیا۔

قادیانیت کسی مذہب کا نام نہیں بلکہ اسلام کے خلاف کھلی بغاوت ہے

سکھر (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام جامع مسجد صدیقیہ مدینہ کالونی میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے ایک ایسا دستورالعمل ہے جس پر چل کر انسان کامل ترین کامیابی حاصل کرسکتا ہے، اس دین حنیف سے منہ موڑ کر انسان دونوں جہانوں میں ناکام ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت میں ملت کی وحدانیت کا راز مضمر ہے، اگر اس کو چھوڑ دیا جائے تو امت مسلمہ کی یکجہتی پارہ پارہ ہوکر رہ جائے گی، جہاں تک فتنہ قادیانیت کا تعلق ہے یہ کسی مذہب کی بناء پر نہیں بلکہ یہ ایک سیاسی اور سازشی ٹولہ ہے جو اسلام کی حسین وجمیل عمارت مسمار کرنے کے لئے تیار کیا گیا ہے، امت مسلمہ کبھی بھی ان کے تعاقب سے غافل نہیں رہی اور نہ آئندہ ہوگی مولانا نے جامع مسجد صدیقیہ کے خطیب مولانا عبدالمجید اور ان کے بڑے بھائی مولانا عبدالرحیم کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے جماعت اور ختم نبوت کے ساتھیوں کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے بیان کا اہتمام کیا۔ دریں اثنا جامع مسجد اللہ والی سکھر میں پیر طریقت، رہبر شریعت، شفیق الامت حضرت حاجی فاروقؒ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا مفتی عبدالباری مدظلہ کی زیر صدارت ایک پروگرام منعقد ہوا۔ پروگرام کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ باطل نے ہر دور میں سر اٹھایا اور اسلام کے خلاف اپنی قوت، طاقت کو آزمایا مگر فدائیان اسلام، جانثاران ناموس رسالت نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرکے اسلام، پیغمبر اسلام اور شعائر اسلام کا تحفظ کیا۔ مولانا نے کہا کہ مسلمانوں کو باطل کے خلاف علمی مواد سے خوب لیس ہونا چاہئے اور تزکیہ نفس سے بھی غفلت نہیں کرنی چاہئے تاکہ انسان کبھی بھی تکبر میں مبتلا نہ ہو، اس پروگرام میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر اور ان کے دیگر گرامی قدر جماعتی رفقاء نے بھی شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس کنری

کنری (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کے زیر اہتمام ۳۴ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی تیاریوں کا سلسلہ گزشتہ ماہ سے جاری تھا کئی کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھیں جو علماء کرام، تاجر برادری، صحافی حضرات اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد سے رابطہ کرکے انہیں اس کانفرنس کی دعوت دے رہی تھیں۔ کانفرنس بخاری چوک کنری میں بعد نماز عشاء شروع ہوئی، تلاوت کلام پاک قاری عزاللہ چانڈیو نے کی، نعت رسول مقبول جناب حافظ محمد اشفاق (کراچی والے) نے پیش کرکے لوگوں کے دلوں کو گرمادیا، پہلے مقرر مولانا محمد ہارون معاویہ تھے جو کہ میرپور خاص سے تشریف لائے تھے، انہوں نے بڑے ادیبانہ انداز میں سیرت النبی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

کراچی سے تشریف لانے والے مولانا محمد عبداللہ شاہ مظہر نے اپنے خطاب میں جہاد کی ضرورت اور اس کے اہداف پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ قادیانی فتنہ جہاد کو حرام قرار دینے کے لئے پیدا کیا گیا تھا، امت مسلمہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اس نظریئے کو باطل ثابت کرنے کے لئے جہاد کرتی رہے گی۔ مولانا عبداللہ شاہ مظہر کی تقریر کے درمیان

شاہین ختم نبوت مناظر اسلام حضرت مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم جو اس کانفرنس کے مہمان خصوصی تھے، نعروں کی گونج میں تشریف لائے حضرت مولانا اللہ وسایا نے اپنے مخصوص خطیبانہ انداز میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی مرد اور عورتیں کہتے ہیں کہ مسلمان فتنہ ڈالتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اسلام، قادیانیت سے پہلے کا دین ہے اور اس امت میں فتنہ ڈالنے کی کوشش تو قادیانیت نے کی ہے، لیکن اس کے باوجود ہم قادیانیوں کے کسی بھی فتنے کو انشاء اللہ چلنے نہیں دیں گے اور قادیانی فتنہ کا شہر شہر، قریہ قریہ، ملک ملک محاسبہ کیا جائے گا، توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والے گورے ہوں یا کالے قادیانی کسی کو توہین رسالت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ شاہین ختم نبوت کے مفصل خطاب کے بعد بھٹ شاہ سے تشریف لانے والے مقرر مولانا اسد اللہ حیدری خطاب کرنے کے لئے آئے اور پرسوز آواز میں سندھی میں خطاب کیا اور مجمع کو خوب محظوظ فرمایا۔ اختتامی کلمات اور دعا سندھ کے بزرگ عالم دین حضرت علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ نے کرائی۔ رات گئے ختم نبوت کانفرنس بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

کانفرنس انتہائی کامیاب رہی شہر کے گرد نواح سے علماء کرام اپنے اپنے وفود لے کر آئے نوکوٹ سے مولانا عبدالستار، جمیس آباد سے مولانا قاری محمد احمد، مولانا محمد یعقوب، میر پور خاص سے مفتی عبیداللہ، ڈگری سے مفتی محمد عادل، تالپی سے مولانا محمد ناصر، جھڈو سے حافظ محمد شریف کے صاحبزادے و دیگر احباب، ٹنڈو آدم سے ایک بس بھر کارکنان تشریف لائے، کنری کے احباب میاں عبدالواحد، میاں ریاض احمد، سہیل اختر، مولانا محمد امان اللہ، محمد رفیع، مولانا محمد علی صدیقی اور دیگر احباب نے خوب محنت کر کے کانفرنس کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد نذر عثمانی نے ادا کئے۔

سچا نبی! کسی کا شاگرد نہیں ہوتا

سچا نبی کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوتا، اس کا علم لدنی ہوتا ہے، وہ روح قدس سے تعلیم پاتا ہے، بلاواسطہ اس کی تعلیم وتعلم خداوند قدوس سے ہوتا ہے، (جھوٹا نبی اس کے برخلاف ہوتا ہے)۔ ہر سچا نبی اپنی عمر کے چالیس سال گزرنے کے بعد یکدم بحکم رب العالمین مخلوق کے روبرو دعویٰ نبوت کر دیتا ہے، بتدریج آہستہ آہستہ اس کو درجہ نبوت نہیں ملتا کہ پہلے وہ محدث پھر مجدد اور بعد میں نبوت کا دعویٰ کرے۔ (پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ)

ICEBERG (Water Chiller)

☆ پینے کا پانی ٹھنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ بجلی کی بھی بچت کرتا ہے، ☆ خوبصورت ڈیزائن، ☆ باڈی مکمل کوٹڈ ہونے کی وجہ سے زنگ سے محفوظ، ☆ واٹر ٹینک اسٹین لیس اسٹیل، ☆ جدید ترین ٹیکنالوجی کو سامنے رکھ کر مکمل کیلکولیٹڈ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صرف چند منٹوں میں آپ کو ٹھنڈا پانی دینا شروع کر دیتا ہے۔

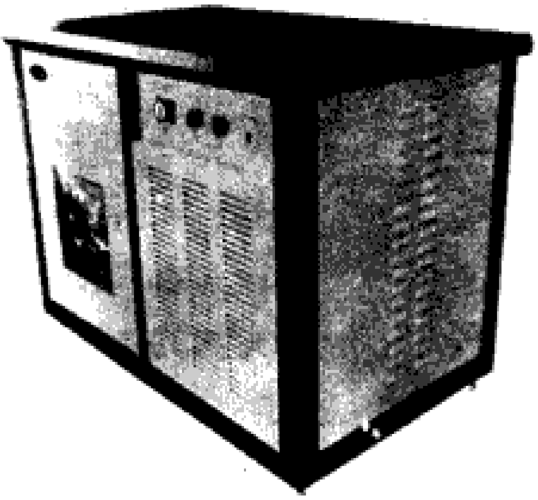

فلاحی اداروں اور سپلائرز کے لئے خصوصی ڈسکاؤنٹ

تین مختلف خوبصورت ڈیزائن اور کیپسٹی میں دستیاب ہیں

رابطہ سیل: 0333-2126720
E-mail:monir@super.net.pk

رپورٹ: حافظ غلام اکبر ثاقب

تحفظ ناموس رسالت کانفرنس ملتان میں

مولانا فضل الرحمٰن اور دیگر علمائے کرام کا خطاب

گزشتہ ماہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت قائد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ کے خلیفہ حاجی عبدالرشید نے کی۔ تلاوت کلام پاک کا اعزاز مجلس کوئٹہ کے مبلغ قاری محمد یوسف نقشبندی نے کیا جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سرانجام دیے۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالغفور حقانی نے کہا کہ اس مبارک و مقدس عظیم الشان، ناموس رسالت کانفرنس کے صدر حاجی عبدالرشید، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن، مولانا عبدالحق مجاہد و دیگر علماء کرام مختلف اضلاع سے تشریف لانے والے ذی وقار دوستو! اس مبارک کانفرنس میں ہماری شرکت شفاعت رسول عربی کا ذریعہ بنے گی۔ پاکستان کی عمر ۶۰ سال سے زائد ہوگئی، کبھی ایسے حالات پہلے پیدا نہیں ہوئے تھے جیسے اب ہیں، مہنگائی، فحاشی، عریانی، بے پردگی، عورتوں کی بے حجابی جو اس وقت ہے، پہلے کبھی نہیں تھی۔ کس طرح کی حکومت ہے؟ امریکا، برطانیہ کے کیا عزائم ہیں؟ ہم نے دیوبند کی تاریخ پڑھی ہے، ہم حق گوئی سے باز نہیں آئیں گے۔

سچا نبی حیاء دار ہوتا ہے، ہمارے نبی حیاء دار تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے طواف کے لئے تشریف لائے مرد اور عورتیں ننگے طواف کر رہے ہوتے تھے، آپ واپس تشریف لے جاتے، آپ ان سے پوچھتے تم ننگا طواف کیوں کرتے ہو؟ تو وہ کہتے ہیں کہ: ''ہم ان کپڑوں کے ساتھ گناہ کرتے ہیں، اس لئے کپڑے اتار کر طواف کرتے ہیں۔''

اس وقت قرآن اور صاحب قرآن کے خلاف فلمیں بن رہی ہیں، پاکستان کے غیور مسلمان کسی کتے کو بھونکنے نہیں دیں گے۔ ہم اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے، لال مسجد والوں پر ظلم ڈھانے والوں کا حشر آپ نے دیکھ لیا، میانوالی کے وزیر شیر افگن کو جوتے لگے، سندھ کے سابق وزیر اعلیٰ کو عورت جوتے مار رہی تھی، مولانا مفتی محمودؒ پارلیمنٹ میں نہ ہوتے تو ختم نبوت کا مسئلہ حل نہ ہوتا۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو بھٹو نے کافر قرار دیا، پرویز مشرف نے داڑھی والوں کو بدنام کرنے کی کوشش کی، ان کو دہشت گرد کہا، ہم کمزور ضرور ہیں کہ آج ہم میں مفتی محمودؒ موجود نہیں، لیکن مفتی محمودؒ کی تصویر آج ہم میں موجود ہے، میں الیکشن کی کارروائی جیو پر دیکھ رہا تھا، نتائج آرہے تھے اور میں سن رہا تھا، ق لیگ کا صفایا، مجھے غازی عبدالرشید کا آخری انٹرویو یاد آگیا، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ میری بوڑھی والدہ کی لاش میری جھولی میں پڑی ہے، میرا بھتیجا تڑپ رہا ہے، لال مسجد کے طلباء مرغیوں کی طرح تڑپ رہے ہیں، حکمرانوں کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

گزشتہ اسمبلی میں حدود اللہ کو منسوخ کیا گیا اور پرویز مشرف نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ''مجھے داڑھی والوں سے نفرت ہے، کتوں سے پیار ہے'' برطانیہ کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ برطانیہ کا وزیر اعظم مستقبل میں مسلمان ہو سکتا ہے، محمد عربی کے غلام بڑھ رہے ہیں، اس ہفتے کراچی کی ایک فیکٹری میں ایک ہندو نے شان رسالت میں گستاخی کی تو مسلمان مزدوروں نے اسے جہنم واصل کر دیا۔ یہاں غازی علم الدینؒ شہید اور غازی عامر عبدالرحمٰن چیمہؒ کے جانشین رہتے ہیں، یہاں گستاخوں کا انجام ایسا ہی ہوگا۔

مولانا افتخار احمد حقانی نے کہا کہ قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن اور ذی وقار دوستو! ہم اس وقت تحفظ ناموس رسالت کانفرنس میں جمع ہیں، مصائب کے باوجود مذہبی جماعتیں آگے بڑھ رہی ہیں، الیکشن سے پہلے غیر ملکیوں نے کہا کہ اسمبلی میں داڑھی اور پگڑی والے نہ پہنچیں، ہمارے قائد کی قیادت میں اسمبلی میں علماء پہنچ چکے ہیں جو غیر اسلامی آئین کے سامنے سد سکندری ثابت ہوں گے، ہم ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے، ہم گستاخوں سے کہتے ہیں کہ گستاخیوں سے باز آجاؤ، ہم کالی کملی والے کی ناموس کے لئے گلی گلی عظمت مصطفیٰ کا پرچار کریں گے۔

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ہم قائد جمعیت کے انتہائی شکر گزار ہیں کہ بے پناہ مصروفیات کے باوجود تشریف لائے، اسمبلی میں

حکمران اتحاد کا شدید تقاضا تھا کہ اسمبلی اجلاس ہو رہا ہے، آپ اسمبلی میں موجود رہیں لیکن مولانا ہماری دعوت پر تشریف لائے، آج سے اٹھارہ بیس سال پہلے کی بات ہے کہ ہمیں باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا کہ کسی قادیانی جنرل کی ترقی کا کیس چیف آف آرمی اسٹاف جنرل عبدالوحید کاکڑ کی میز پر پڑا ہے، میں اسلام آباد گیا، مولانا فضل الرحمن سے اس سلسلہ میں بات کی، مولانا نے جنرل عبدالوحید کاکڑ سے بات کی اور اس قادیانی کی ترقی نہ ہو سکی، جو کیس اے کے بروہی جیسا شخص ایک ہفتہ کی تیاری کے بغیر پیش نہ کر سکتا، میں خود بھی اس طرح پیش نہ کر سکتا جو مولانا نے چند منٹوں میں حل کرا دیا۔

جنرل پرویز مشرف نے جداگانہ انتخابی نظام ختم کر دیا، جداگانہ فہرستیں ختم ہو گئیں، ہم مولانا کی خدمت میں گئے، مولانا نے آل پارٹیز کانفرنس بلائی، حکومت کو ۷ دن کا الٹی میٹم دیا، تین دن نہیں گزرے تھے کہ حکومت پسپا ہو گئی، جداگانہ فہرستیں شائع کر دی گئیں۔

حکومت نے ریڈ ایبل مشینی پاسپورٹ کا اجراء کیا تو پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کر دیا، ہم مولانا کی خدمت میں گئے صورت حال سے آگاہ کیا، مولانا نے کہا ڈیزائننگ ہو چکی ہے، اگلے دن عید ہے، عید کے اجتماعات میں اس مسئلہ کو اٹھایا جائے، چار دن بعد اجلاس بلایا ۳ ماہ تک تحریک چلی، کراچی سے خیبر تک مولانا کی قیادت میں الحمدللہ! کفر ہار گیا اسلام جیت گیا، اللہ تعالیٰ مولانا کو جزائے خیر عطا فرمائے، ہم سب کو مولانا کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر چلنا چاہئے۔

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن نے کہا جناب صدر محترم، حضرات علماء کرام، میرے بزرگو، دوستو اور بھائیو! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہمیشہ مجھ پر یہ احسان کرتی ہے اور بالخصوص حضرت مخدوم مکرم حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کی یہ شفقت ہے کہ جب بھی کانفرنس کا انعقاد کرتے ہیں مجھے بھی شرکت کے قابل سمجھتے ہیں، ختم نبوت کے یہ کارکن جو ختم نبوت کی سرحدات کی چوکیداری کرتے ہیں، کبھی بھی جب دشمن ہماری ان مقدس سرحدات پر حملہ کرتا ہے تو یہ فوراً امت کو بھی بیدار کرتے ہیں اور ہمیں بھی آگاہ کرتے ہیں، رب العالمین انہیں اس خدمت کا بہترین صلہ عطا فرمائے، اس میں کوئی شک نہیں کہ عالم کفر اسلام اور شعائر اسلام کو ختم کرنا چاہتا ہے اور یہ عزائم اس کے آج کے نہیں ہیں، جب انگریز حکومت کر رہا تھا تو پورا ہندوستان اس کے قبضے میں تھا، تب بھی اس تہذیب و تمدن اور اسلامی شعائر کو ختم کرنا چاہا تھا کہ یہاں صرف نام کے مسلمان رہیں جو ہماری قصیدہ خوانی کرتے رہیں، لیکن تمام تر کوششوں کے باوجود نہ اسلامی علوم کا خاتمہ کر سکے نہ اسلامی شعائر اور اسلامی تمدن کو ختم کر سکے، اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ مسلمان اپنے عقائد کے ساتھ زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا۔

دو باتیں انگریز کے حوالے سے زیر بحث لائی جاتی ہیں: ایک یہ کہ مسلمانوں کی وحدت کے تصور کو ختم کر دیا جائے اور دوسرا یہ کہ مسلمانوں کے دل و دماغ سے جہاد کا تصور ختم کر دیا جائے۔ عقیدہ جہاد کی روح ختم کرنے کے لئے انہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی خدمات حاصل کرنا پڑیں، اسے اتنا بڑا بزرگ بنایا کہ اسے نبی بنا دیا اور پھر اس نے نبوت کے جھوٹے دعوے کی بنا پر جہاد کو ختم کر دیا، آج بھی امریکا کا ایجنڈا ہے کہ امت کی وحدت کو ختم کر دیا جائے اور ایک قدم آگے بڑھ کر جہاد کا نام دہشت گردی رکھ دیا، پہلے مسلکی اختلافات میں شدت نہیں تھی، انگریز نے اس کو تعصب میں بدل دیا، اب ایک اور انداز اختیار کیا اور امت کو اس طرح تقسیم کر دیا کہ یہ انتہا پسند ہیں انہیں ختم کرو، یہ اعتدال پسند ہیں ان کی نگرانی کرو، یہ لوگ تنہا پسند ہیں تو ان کے ساتھ گزارہ کرو، یہ روشن خیال ہیں یہ اپنے ہیں۔ مسلمانوں میں اس طرح کی تقسیم کر دی ہے، ہم عالم کفر کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہم تمہاری سازشوں کو سمجھتے ہیں، ہمارے لئے تمہاری سازشیں نئی نہیں ہیں، ایسی باتیں مسلمانوں کو اذیت پہنچانے کے لئے کرتے ہیں، مسلمان جب اس کے خلاف اپنے رد عمل کا اظہار کرتے ہیں تو انہیں انتہا پسند اور دہشت گرد کہتے ہیں۔

افغانستان اور عراق میں بمباری کر کے بستیوں کی بستیاں تباہ کر دیں، گوانتانامو بے میں جہاں مسلمانوں کو جسمانی اذیت دی جاتی ہے، وہاں انہیں ذہنی اذیت پہنچائی جاتی ہے، کئی مرتبہ ان مظلوم مسلمانوں کے سامنے قرآن پاک کی بے حرمتی کی گئی، گوانتانامو بے کے نگراں جنرل کو امریکی سفارت خانے کا پاکستان میں انچارج مقرر کیا گیا ہے اور اس سے خلاف اسلام خدمت لینے کا عزم کیا گیا ہے، ڈنمارک میں خاکے شائع کر کے مسلمانوں کو اذیت پہنچائی جا رہی ہے، وہاں تک مسلمانوں کی رسائی نہیں ہے، ان خاکوں سے ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں مکھی کے پر کے برابر بھی کمی نہیں ہو سکتی، اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو جو عظمت عطا فرمائی ہے وہ نہ ہماری نعتوں کی محتاج ہے اور نہ کسی گستاخ کی گستاخی سے آپ کی عظمت میں کوئی کمی واقع ہو سکتی ہے، ہم محتاج ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو بیان کر کے اپنی دنیا و آخرت سنوار سکتے ہیں، اب سوال یہ ہے کہ ہمارا اپنا کرتوت کیا ہے؟ ہم کفار کی گستاخیوں پر تو احتجاج کرتے ہیں، لیکن ہمارا اپنا رویہ کیا ہے؟ قرآن مجید نے فرمایا ہے: ''اپنی آواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو''

لاشعوری طور پر بھی اگر بے ادبی کردی تو عمل ضائع ہوجائیں گے، آپؐ کے قانون کے خلاف اگر قانون بنایا جائے تو اس سے بڑی بے ادبی اور گستاخی کیا ہوگی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو قانون بنائیں کسی مسلمان مرد اور عورت کو اختیار نہیں کہ وہ اپنا مقصد بیان کریں، ہماری رائے کو فوقیت نہیں ہونی چاہئے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قانون کو فوقیت ہونی چاہئے، ہر معاملے میں آپؐ کے حکم کو ماننا چاہئے۔ آپ کے مقام نبوت کا حق یہ ہے کہ آپ کو حاکم بنایا جائے، جب ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں تو آپ کے دین کے بعد کوئی دین نہیں، آپؐ کے قانون کے بعد کوئی قانون نہیں، ہمارے ذمہ جدوجہد ہے، نتائج کا مکلف اللہ تعالیٰ ہے، انبیاء علیہم السلام بھی نتائج کے مکلف نہیں ہیں، آپ اپنی قوت کے مطابق جدوجہد کریں، اپنی قوت سے زیادہ جدوجہد کے مکلف نہیں، قوت حاصل کرنے کا قرآن مجید نے حکم دیا ہے، قوت عام ہے جو عوام کے حوالے سے ہے، آپ جمعیت علماء اسلام بنائیں، مدارس بنائیں، جنرل مشرف نے کہا ”میں مدارس کو کیسے ختم کروں؟ ان میں پندرہ لاکھ طلباء پڑھتے ہیں، سڑکوں پر نکل آئے تو کیسے روکیں گے؟“ قوت حق کو باقی رکھنے کے لئے بھی ہوتی ہے اور باطل کو فنا کرنے کے لئے بھی ہوتی ہے اگر اتنی قوت ہے کہ باطل کو فنا کرسکتے ہو تو انتظار مت کرو لیکن اگر اتنی قوت نہیں ہے تو حق کی بقا کے لئے اسے باقی رکھو، ہمارے اکابر کے سامنے اہداف تھے۔

۱۸۵۷ء میں شاملی کے میدان میں دشمن سے جنگ لڑی اور ۱۸۶۶ء میں ایک گاؤں میں مدرسہ قائم کردیا اور اپنے مقصد کو بچالیا۔ خدا کا فضل ہے کہ آپ لاوارث نہیں ہیں، رجوع الی اللہ ضروری ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت قیامت تک محفوظ ہے، قیامت تک دوسرا ابوبکر صدیقؓ نہیں آسکتا، دوسرا عمر فاروقؓ نہیں آسکتا چہ جائیکہ دوسرا کوئی نبی آئے؟ ہمیں وحدت پیدا کرنی چاہئے۔ جسد واحد کی طرح رہنا چاہئے، جدوجہد کرنی چاہئے، ہماری خدمات کو رب العالمین قبول فرمائے، دنیا ہمیں منتشر کرنا چاہتی ہے، ہمیں اتفاق اور اتحاد سے رہنا چاہئے۔

☆☆......☆☆

پوری قوم کے جذبات کی ترجمانی

نثار احمد خان عفا اللہ عنہ
52-A بلاک نمبر ۱،
فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ 75950

مکرمی جناب مولانا سعید احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ختم نبوت مئی ۲۰۰۸ء میں آپ کا مضمون ”پرویزی دور کے کارنامے“ پڑھ کر دل سے آپ کے لئے دعا نکلی۔ میں اس بارے میں بہت عرصے سے کچھ لکھنے کا ارادہ کررہا تھا مگر مسلسل بیماری اور ۶/مئی کو دوبارہ ہارٹ اٹیک کی وجہ سے کچھ نہیں کرسکا۔ اب آپ کا مضمون پڑھ کر:

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

آپ نے میری نہیں پوری قوم کے جذبات کی ترجمانی کی ہے۔ خدا آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے اور حق بات کہنے کی توفیق دے۔ کیا اچھا ہوتا کہ اس پورے مضمون کو دوسرے بڑے اخبار روزنامہ ”اسلام“ ہفت روزہ ”ضرب مومن“ وغیرہ میں بھی دے دیا جائے تاکہ مجھ جیسے لوگ پڑھ کر یہ سمجھیں کہ ان کے جذبات کی ترجمانی کرنے والے لوگ ابھی موجود ہیں اور موجود رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ شہر سدوم کے متبادل مضمون جس کا آپ نے ٹیلیفون پر تذکرہ کیا تھا انتظار کررہا ہوں۔

والسلام

نثار احمد خان

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور ماہنامہ لولاک ملتان کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

تمام صدقات جاریہ
میں شرکت کے لئے
زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، عطیات
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
کو دیجیے

نوٹ مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دینے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 22 4583486-45141 فیکس: 4542277
اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان
جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: 2780337 فیکس: 2780340
اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد
امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمن
ناظم اعلیٰ